بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تکبیرات الاعیان

علیٰ

# معاویہ ابن ابی سفیان

از

سید لعل شاہ بخاری تجاوز عنہ و ذنبہ الباری
مدنی مسجد
لالہ جی چوک واہ کینٹ

نام کتاب : تکبیرات الاعیان علیٰ معاویہ ابن ابی سفیان
مصنف : سید لعل شاہ بخاری
ناشر سید لعل شاہ بخاری مدنی مسجد لائق
پتہ علی چوک واہ کینٹ .
پرنٹر
تاریخ طباعت سنہ ۱۹۸۴ء

# فہرست مضامین

# پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ وَ اَصۡحَابِہِ الَّذِیۡنَ اَقَامُوا الدِّیۡنَ وَکَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ الۡحَقَّ وَلَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ اللَّائِمِیۡنَ وَعَلَی الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡھُمۡ بِاِحۡسَانٍ اَجۡمَعِیۡنَ

اما بعد راقم آثم خدمت میں قارئین کے عرض پرداز ہے کہ بندہ نے اپنی تصنیف (استخلاف یزید) جو عصر حاضر کے رئیس النواصب محمود عباسی صاحب کے ناصبی نظریات کے ابطال کے لیے لکھی ہے، میں محمود عباسی کے جملہ مزعومات باطلہ کا مکمل اور مدلل رد کیا ہے۔ اس کتاب میں بندہ نے ایک عنوان قائم کیا ہے۔

"تنقیح ما نکر علی معاویۃ"

اور اس عنوان کے تحت حضرت حسن بصریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ معاویہ پر چار چیزوں سے نکیر کی گئی ہے۔

(۱) قتاله علیًا — معاویہ کا حضرت علی کے ساتھ جنگ کرنا۔

(۲) قتله حجرًا — دوسری چیز ان کا حجر ابن عدیؓ کو قتل کرنا ہے۔



(۳) استلحاقه زیادًا — تیسری چیز کہ زیادہ کا نسب اپنے باپ کے ساتھ لاحق کرنا۔

(۴) ومبایعته لیزید ابنه — چوتھی چیز کہ اپنے بیٹے یزید کی ولی عہدی کی جو بیعت لی ہے۔

یہ عنوان "استخلاف یزید" کے صفحہ ۱۳۲ پر قائم کیا گیا ہے۔ اور حوالہ البدایہ والنہایہ کا دیا ہے اور یہ حوالہ کامل لابن اثیر میں بھی ہے (ج ۳ ص ۲۰۹)

پھر ان چار اشیاء کے بارے میں ایک مبسوط بحث کی اور معاویہ کی خلافت کی حیثیت پر بحث کی کہ آپ کی خلافت، خلافت راشدہ نہ تھی۔

. . . . . . . .

احادیث نبویہ کی روشنی میں اس پر "ملک عضوض" کا لفظ بولا گیا ہے۔ ناصبی یزید کو خلیفہ راشد کہتے ہیں۔ بندہ نے اس سلسلہ میں بھی محمود عباسی کا تعاقب کیا۔ پھر محمود عباسی کی کتابوں سے اس کے خرافات نقل کر کے بالتفصیل ان کی تردید کی۔ مقدمہ کتاب میں ان کتب پر بھی تبصرہ کیا جو دور حاضر میں اس موضوع پر لکھی گئی تھیں۔ ناصبیوں نے شور مچانا ہی تھا مگر بعض مدعیان اہل السنۃ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

قبل ازیں سندیلوی صاحب نے "اظہار حقیقت" کتاب لکھی تھی۔ انہوں نے بھی لبادہ اہلسنت کا اوڑھا تھا۔ لیکن وہ کھلم کھلا محمود عباسی کے حامی اور اس کے پیروکار تھے اور ان کی کتابیں ناصبیت کی آئینہ دار تھیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ معاویہ کی طرف بغاوت کی نسبت کرنا ظلم ہے۔ نیز وہ جنگ صفین میں معاویہ کو اولی بالحق کہتے ہیں۔ بندہ نے ان کی تردید میں مستقل کتاب (اظہار حقیقت پر بصیرت افروز تبصرہ)

لکھی اور اس میں ان کے مزعومات باطلہ کی بھرپور تردید کی ہے خیال پیدا ہوا تھا کہ سندیلوی صاحب نے معاویہ کی طرف بغاوت کی نسبت کو ظلم کہا کیوں نہ ایک مستقل ٹریکٹ لکھ دیا جائے اور ان اصحاب کی فہرست تیار کی جائے جنہوں نے مختلف عنوانات سے معاویہ کی طرف بغاوت کو منسوب کیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کتنی کتنی عظیم ہستیاں سندیلوی صاحب کے نزدیک ظالمین کی فہرست میں شامل ہیں۔ اس خیال کو اور تقویت حاصل ہو گئی جب مولانا عبدالقدیر صاحب نے یہ لکھ مارا کہ مصنف استخلاف یزید معاویہ کو باغی کہتا ہے یہ اس کی سوتیانہ حرکت ہے (البطش الشدید) نامی ایک رسالہ لکھ دیا گیا ہے اس میں مولانا عبدالقدیر شیخ الحدیث دارالعلوم تعلیم القرآن کو اجمالی طور پر جواب دے دیا گیا ہے وہ رسالہ بھی تاہنوز بعض عوائق کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ وہ خیال اور بھی پختہ ہو گیا کہ اس مسئلہ کی پوری وضاحت کے لئے ایک مستقل رسالہ ہونا ضروری ہے۔

بلکہ کچھ اصحاب تحقیق کے اسماء اور کچھ حوالہ جات کے نشانات بھی لگا دیئے تھے۔ کثیر المشاغل ہونے کی وجہ سے مشغول ہو گئی اور پھر کچھ تردد پیدا ہو گیا۔

قاضی مظہر حسین صاحب کی کتاب "دفاع معاویہ" جو انہوں نے مہر حسین شاہ کی کھلی چٹھی کے جواب میں لکھی اور اس میں بندہ کی تحریرات پر اعتراض کئے ہیں۔ اس میں قاضی صاحب نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ اہل تحقیق نے معاویہ کو باغی کہا ہے لیکن قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ مراد ان بزرگوں کی صورۃً بغاوت ہے نہ حقیقتاً قاضی صاحب نے صورتاً نہ حقیقتاً کی بڑی رٹ لگائی ہے نیز ....



تنقید ما نکر علی معاویہ کے عنوان اور اس کے تحت جو کچھ بندہ نے لکھا اس کے متعلق قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ معاویہ کی توہین ہے

قاضی صاحب کی کتاب "دفاع معاویہ" پڑھنے کے بعد بندہ نے تین رسالے لکھنے کا عزم مصمم کر لیا۔

(۱) "البیان الاظہر لکشف مکائد المظہر" جس میں قاضی مظہر حسین صاحب نے بندہ کے خلاف جو کچھ لکھا اس کا جواب۔ اور انہوں نے جس بددیانتی کا ثبوت دیا ہے اور جن مکائد کے ذریعہ اپنے مریدین، متعلقین اور ناواقف قارئین کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر کے بندہ سے بدظن کرنے کی مذموم کوشش کی اس کی وضاحت کر دی ہے۔

(۲) "ما قال اصحاب الاثابہ فی مقاتلات الصحابہ" جس میں صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ دین و اکابر اہل سنت کے اقوال کو قید تحریر میں لایا گیا۔ جنہوں نے مختلف پیرایہ میں حضرت معاویہ پر باغی کے لفظ کا اطلاق کیا ہے۔ تاکہ قارئین کو معلوم ہو جائے کہ اس میدان میں لعل شاہ تنہا نہیں نہ سربراہ ہے۔ بلکہ لعل شاہ نے جو راہ اختیار کی ہے اس پر جلیل القدر صحابہ، تابعین، آئمہ دین و دیگر اکابرین کے نقوش پا رہنمائی کر رہے ہیں۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(۳) "منکرات الاعیان علی معاویہ ابن ابی سفیان" اس رسالہ میں ان تنقیدات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے اور بعض اکابر کے تراجم بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ تنقید کرنے والے کس بلند شان کے لوگ تھے اور دین کو ان سے

مسائل میں نکیر کی تاکہ یہ حقیقت منکشف ہو جائے کہ بندہ نے ان مراحل میں بھی صحابہ اور تابعین کی پیروی کی ہے۔
اپنی طرف سے کوئی ایجاد نہیں کی اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تاکہ ناصبیت کے سیلاب کی کچھ روک ہو جائے

ناظرین کی خدمت میں "نکیرات الاعیان علی معاویہ ابن ابی سفیان" رسالہ پیش کیا جا رہا ہے۔ بنظر انصاف معائنہ فرمائیں۔ اگر یہ تمام بزرگوار اپنے اقوال میں مجرم ہیں تو بندہ کو اعتراف میں کیا دریغ ہے۔ اللہ تعالیٰ میرا حشر ان بزرگوں کے ساتھ کر دے بلکہ ان کی جوتیوں میں جگہ مل جائے تو لائق صد افتخار سعادت ہے۔

اللہ تعالیٰ حق پر استقامت عطا فرمائے اور حشر میں ان اکابر کی رفاقت نصیب فرمائے۔

سید اعل شاہ بخاری تجاوز عن ذنبہ الباری

خطیب مدنی مسجد واہ کینٹ



# امارت معاویہ
# خلافت معاویہ

## احادیث نبویہ و اقوالِ صحابہ کے آئینہ میں

---

### الحدیث الاوّل

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیلی امورکم من بعدی رجالٌ یعرفون ما ینکرون و تنکرون ما یعرفون۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب تمہارے امور پر ایسے مرد والی ہوں گے جو معروف سمجھیں گے ایسے امور کو جنہیں تم منکر سمجھو گے اور منکر سمجھیں گے ان امور کو جنہیں تم معروف جانو گے

یہ حدیث بتغیر الفاظ متعدد صحابہ سے مروی ہے۔

۱۔ حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
(المسند الامام احمد صفحہ ۳۲۹ ج ۱)

۲۔ حضرت عبداللہ ابن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
(صحیح بخاری ص ۱۰۴۵)

۳۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
(صحیح بخاری ص ۱۰۴۵)

۴۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔
(المسند الامام احمد ص ۳۰۲، ۳۰۵، ۳۲۱)

اس حدیث میں جن ولاۃ امور کا تذکرہ ہے کہ وہ معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھیں گے ان میں سے ایک والی معاویہ ہیں بلکہ اس تغیر کی ابتدا حضرت معاویہ کی امارت میں ہوئی۔

راوی حدیث حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ نے معاویہ کے بعض افعال پر نکیر کی تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبادہ



ابن الصامت کو بلوایا اور پرسش کی تو انہوں نے دربار عثمانی میں بھرے مجمع کے اندر اس حدیث کو بیان کیا اور اعلان کیا

الا ان معاویۃ منہم — خبردار معاویہ ان میں سے ہی ہیں
(تہذیب ابن عساکر ص ۲۱۲ ج ۷)
(المسند للامام احمد ص ۳۲۵ ج ۵)

والذی نفسی بیدہ ان معاویۃ من اولئک — مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ معاویہ ان ہی میں سے ہے۔
(المستدرک للحاکم ص ۳۵۷ ج ۳)

فما راجعہ عثمان رضی اللہ عنہ حرفاً — پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ کی تردید میں ایک حرف بھی نہیں کہا۔

## حکیم الامت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی شہادت

عن ام الدرداء رض تقول دخل علی ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبک۔ فقال واللہ

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ داخل ہوئے مجھ پر ابو الدرداء اس حال میں کہ غضب سے بھرے

ما اعرف من امر محمد صلى الله عليه وسلم الا انهم يصلون جميعاً (صحیح بخاری صـ۹۰ ج ۱)

ہوئے تھے پس میں نے کہا آپ بہت ہی غضبناک ہیں کیا بات ہے ۔ پس کہا اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر میں سے کوئی چیز معروف نہیں پاتا مگر یہ کہ لوگ نماز باجماعت پڑھ لیتے ہیں ۔

یعنی منکرات بکثرت پائے جاتے ہیں اور امر معروف صرف یہی ہے کہ لوگ نماز باجماعت پڑھ لیتے ہیں ۔

دمشق شہر کی یہ حالت امارت معاویہ کی بات ہے خلافت کی بات نہیں ۔ کیونکہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے قبل ہی وفات پاگئے بعد میں تو اور تغیر پیدا ہو گیا تھا ۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں آپ پڑھ لیں گے ۔



## نمبر ۲ الحدیث الثانی

عن حذيفة رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ايكون بعد هذا الخير شر كما كان قبله شر قال نعم قلت فما العصمة قال السيف قلت وبعد السيف بقية قال نعم امارة على الاقذاء و هدنة على دخن وفي رواية هدنة على دخن وجماعة على الاقذاء قلت يا رسول الله هدنة على دخن ما هي قال لا ترجع القلوب على ما كانت

مشکوٰۃ ... صـ۴۶۳ بحوالہ ابوداؤد

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جیسے پہلے شر تھا آپ نے فرمایا ہاں ہوگا ! میں نے کہا پھر اس سے بچاؤ کی صورت کیا ہوگی آپ نے فرمایا تلوار میں نے کہا اور بعد تلوار کے کچھ باقی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں ! امارت ہوگی ناگواری پر اور صلح ہوگی جس میں دھواں ہوگا اور ایک روائیت میں ہے صلح ہوگی جس میں دھوئیں کی آمیزش ہوگی اور اجتماع ہو جائیگا باوجود ناگواری کے میں نے کہا :

یارسول اللہ (ھدنۃ علی دخن) کیا ہے۔ آپ نے فرمایا! دل پہلی حالت کی طرف نہ لوٹیں گے۔ یعنی دلوں میں کدورتیں باقی رہیں گی۔ (صحیح بخاری صـ۱۰۴۶)

# ھدنۃ علی دخن کی تشریح اور تعین

امام ابن تیمیہ تحریر فرماتے ہیں۔

الخیر الثانی لما اصطلح الحسن معاویۃ ولکن کان صلحاً علی دخن وجماعۃ علی اقذاء (منہاج السنۃ صـ۱۵۹ ج ۱)

دوسری خبر جس کی حضور نے اطلاع دی ہے وہ حضرت حسنؓ اور معاویہ کی مصالحت ہی ہے لیکن وہ صلح تھی باوجود دلوں کی کدورتوں کے اور اجتماع تھا باوجود ناگواری کے

حضرت شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی ھدنۃ علی دخن کا مصداق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ھدنۃ علی دخن الصلح الذی وقع بین معاویۃ والحسن بن علی (حجۃ اللہ البالغۃ صـ۲۱۳ ج ۲)

(ھدنۃ علی دخن) پیش گوئی کا مصداق وہ صلح ہے جو معاویہ وحسن ابن علی کے مابین واقع ہوئی ہے۔



مشکوٰۃ المصابیح کے حاشیہ میں ہے۔

حاصلہ ان یکون صلح مع خداع وخیانۃ ونفاق (المعات)

ھدنۃ علی دخن کا حاصل یہ ہے کہ صلح ہوگی۔ دھوکے، خیانت اور نفاق کے ساتھ۔ (حاشیہ مشکوٰۃ المصابیح صـ۴۶۲ حاشیہ نمبر ۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بعض مرویات میں (خیر فیہا دخن) کے الفاظ وارد ہیں۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں قلت ما دخنہ یارسول اللہ اس کا دخن کیا ہے۔ آپ نے فرمایا

قوم یستنون بغیر سنتی ویہدون بغیر ہدیی تعرف منہم وتنکر، متفق علیہ (مشکوٰۃ المصابیح صـ۴۶۱ کتاب الفتن)

وہ قوم ہوگی جو میری سنت کے خلاف روش اختیار کریں گے اور میری سیرت کے خلاف رہنمائی کریں گے ان کے بعض افعال معروف ہوں گے اور بعض منکر۔

مقصود یہ ہے کہ خالص خیر نہ ہوگی اس میں امور منکرہ کی آمیزش

ہوگی ۔ (ھدنۃ علی دخن ) اور اخیر نیہ دخن )
کی مصداق بھی معاویہ اور ان کے بعد کی خلافتیں
ہیں ۔ صرف حضرت عمر ابن عبدالعزیز کی خلافت راشدہ تھی ۔
معاویہ کو بھی احساس تھا کہ لوگوں
کے دلوں میں کدورتیں ہیں ۔ حافظ ابن کثیر نے معاویہ
کا ایک خطبہ نقل فرمایا جس سے ہمارے پیش کردہ عنوان پر کچھ
روشنی پڑتی ہے وہ خطبہ درج ذیل ہے ۔

| | |
|---|---|
| خطبنا (معاویہ، نقال | ہمیں معاویہ نے |
| ما قاتلتکم لتصوموا | خطبہ دیا پس کہا کہ میں نے تمہارے |
| ولا لتصلوا ولا لتزکوا | ساتھ قتال اس لئے نہیں کیا کہ |
| قد عرفت انکم تفعلون | تم نماز پڑھو اور نہ اس لئے کہ |
| ذالک ولکن انما قاتلتکم | تم روزہ رکھو نہ اس لئے کہ |
| لاتأمر علیکم وقد | تم [illegible] |
| اعطانی اللہ ذالک و | میں جانتا ہوں |
| انتم کارھون | کہ یہ سب کچھ تم کر رہے ہو لیکن |
| (البدایہ والنہایہ صـ۱۳۱ ج ۸) | میں نے قتال اس لئے کیا کہ تم |
| | پر حکمرانی کروں ۔ اور وہ مجھے |

[illegible]



اللہ نے عطا کر دی اس حال میں تم ناگوار جانتے ہو ۔
نیز ایک حکایت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ معاویہ
بھی لوگوں کے دلوں کی کدورتوں کو محسوس کرتے تھے ۔ وہ حکایت
درج ذیل ہے ۔

معاویہ جب مدینہ تشریف لائے غالباً ۴۴ھ کا
واقعہ ہے تو حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے گھر داخل
ہوئے عائشہ بنت عثمان بہت روئیں اور ( یا امیرالمومنینا )
کے الفاظ باواز بلند کہے تو معاویہ نے کہا ۔

| | |
|---|---|
| یا بنیۃ عم ان الناس | اے میرے چچا کی بیٹی ! لوگوں نے |
| قد بذلوا لنا الطاعتہ | ہماری اطاعت ناگواری پر |
| علی کرہ و بذلنا لھم | کی اور ہم نے اپنا حلم اور سب |
| حلماً علی غیظ فان | اپنا غصہ دبا کر کیا ۔ اگر ہم اپنا |
| رددنا حلمنا ردوا | حلم واپس لیں گے ۔ یعنی |
| اطاعتھم ؛ | سختی کریں گے وہ بھی اطاعت |
| البدایہ والنہایہ صـ۱۳۲ ج ۸ | واپس لے لیں گے ۔ |
| منہاج السنۃ صـ۲۰۹ ج ۲ | |

نمبر ۳

# الحدیث الثالث

# مُلکاً عضوضاً مُلکاً عاضاً کی احادیث

(۱) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستروں من بعدی ملکا عضوضا
جمع السجار ص ۱۱۲ ج ۳ — تاریخ بغداد ص ۵۵ ج ۵
بدایہ والنہایہ ص ۱۰۴ ج ۳

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ عنقریب میرے بعد تم ملک عضوضا دیکھو گے

---

(۲) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ



تکون النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ماشاء ان تکون ثم یرفعہا اللہ ثم یکون ملکاً عاضاً
مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۱ بحوالہ احمد والبیہقی، مجمع الزوائد ص ۱۸۹ ج ۵ بحوالہ احمد بزار طبرانی

ہوگی نبوۃ جب تک چاہا اللہ تعالیٰ نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں رہیں گے۔) پھر خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی جب تک چاہا اللہ تعالیٰ نے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیگا۔ پھر کاٹنے والی بادشاہی ہو جائے گی۔

---

(۳) عن ابی عبیدۃ ومعاذ ابن جبل رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بَدَأَ نبوۃً ورحمۃً ثم یکون خلافۃً ورحمۃً ثم یکون ملکاً عضوضاً
مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۱ بحوالہ

حضرت ابو عبیدہ اور معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ امر یعنی دین والا شروع نبوۃ و رحمت سے ہوا پھر خلافت و رحمت ہوگا پھر ملک عضوض ہو جائیگا

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی وہ معروف روایت جس میں ذکر ہے الخلافۃ ثلثون سنۃ خلافت تیس برس رہے گی۔ اس کی بعض سندات سے ملکاً عضوضاً کا لفظ بھی مروی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل کتب میں اس کا تذکرہ ہے البدایہ والنہایہ ص۱۲۵ ج ۸ و ص۲۲ ج ۶ نیز تفسیر ابن کثیر ص۳۶ ج ۳ ، شرح عقائد نسفی ص۱۰۹ ، نبراس علی شرح العقائد ، الصواعق المحرقہ ص۲۵ ، مدارج النبوۃ ص۲۲۵ ج ۱ ، اشعۃ اللمعات ص۲۸۷ ج ۴ التفسیرات الاحمدیہ ص۱۹۳ ، نسیم الریاض ص۱۶۱ ج ۳ ، السیف المسلول ص۴۷۴ ،

اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب میں حدیث سفینہ میں یہ لفظ مذکور ہیں اس حدیث میں ملکاً عضوضاً کی پیشگوئی جو وارد ہے اس کا مصداق بھی معاویہ کی خلافت ہے چنانچہ مندرجہ ذیل اکابرین نے اس کی تصریح کی ہے۔

علامہ الہیتمی تطہیر الجنان ص۱۹۵ میں ، شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفاء ص۲۲۹ و ص میں ، ملا علی قاری نے مرقاۃ ص۳۱۸ ج ۱۱ میں محمد یحیٰ رفیق نے مصباح الدجیٰ ص۲۰۳



شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تحفہ اثنا عشریہ میں ان کی عبارت کا ترجمہ ہدیہ مجیدیہ سے منقول ہے۔

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وجہ صلح اور ترک خلافت کے باوجود اس کے کہ استحقاق خلافت کا منحصر انہی کی ذات عالی صفات میں تھا اور جانب خلاف کے بے استحقاقی ظاہر یہ ہے کہ حضرت امام نے جانا تھا کہ زمانہ خلافت کا گزر چکا اور کٹکھنی بادشاہی اور دور ظلم و بے داد کا آپہنچا۔ اگر میں اس ریاست کا کام اپنے ذمہ رکھوں گا تو تقدیر الٰہی منتظم نہ ہو گی۔ اور فتنے و فساد اور غضب و عناد درمیان میں پیدا ہوں گے۔ اور جو مصلحتیں کہ امامت میں ملحوظ و منظور ہوتی ہیں بالکل فوت ہو جائیں گی۔ ناچار اس وقت کی ریاست سے کنارہ کیا۔ اور معاویہ کو حکم سپرد کر دیا۔

(ہدیہ مجیدیہ ص۴۴۷)

# نمبر۴ الحدیث الرابع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا تھا

ستردن بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔

تم میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ پس صبر کرنا۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میری ملاقات کرو۔

یہ حدیث متعدد صحابہ سے مروی ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(صحیح بخاری ص۵۰۹ و ص۱۰۴۵ ، صحیح مسلم ص

۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(المسند للامام احمد ص۳۰۴ ج ۵)

۳۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
(صحیح بخاری ص۳۲۰ ، ص۴۴۵ ، ص۴۴۸ ، ص۶۲۰ ، ص۱۱۰۸

۴۔ حضرت عبداللہ ابن زید ابن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
(صحیح بخاری ص۳۵ ، ص۶۲۰ ، ص۱۰۴۵ ،)

۵۔ حضرت اسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔



(صحیح بخاری ص۳۵ ، ص۶۲۰ ، ص۱۰۴۶ )

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح کتاب جامع المناقب بحوالہ صحیح بخاری)

۷۔ حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
الخصائص الکبریٰ السیوطی ص۱۵۰ ج ۱ و
المستدرک للحاکم ص۹۵ ج ۷ ،

۸۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(المسند للامام احمد ص۵۷ ج ۳ ص۸۲ ج ۲

۹۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(حیاۃ الصحابہ جلد اول بحوالہ کنز العمال )

۱۰۔ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
(حیاۃ الصحابہ ص۳۸۹ ج ۱ ) اس کی سند میں قدرے ضعف ہے۔)

اس حدیث کا مصداق معاویہ کی خلافت ہے جیسا کہ احادیث مرویہ میں اس کی تصریح ہے۔ اور بعض صحابہ نے اس سلسلہ میں معاویہ پر نکیر بھی کی ہے۔ مولانا ملا علی القاری۔ حنفی

لکھتے ہیں ۔

ای ایثار الناس علیهم فیما هو اولی من العطایا و مناصب القضایا

یعنی اثرہ کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو انصار پر ترجیح دینا ان امور میں جن میں انصار اولی ہیں ۔ عطیات میں اور قضا کے عہدوں میں

وقال الیعمری کانت هذا لاثرة زمن معاویة

وشرح شفاء ص ۱۹۵ ج ۱

وهکذا فی مدارج النبوة ص

اور یعمری نے کہا کہ یہ اثرہ معاویہ کے زمانے میں پائے گئے ۔

---

## نمبر ۵ الحدیث الخامس

معاویہ کے عہد خلافت میں فسادات ہوں گے ۔ قاضی مظہر صاحب بحوالہ شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں ۔





## قاضی مظہر صاحب بحوالہ شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں

معاویہ را فرمود اِنْ مَلَکْتَ فَاَحْسِنْ و فرمود کیف بک لو قد قمصک الله قمیصا یعنی الخلافة قالت ام حبیبة او ان الله مقمص اخی قال نعم ولکن فیه هنات وهنات واین کلمہ است کہ بآنکہ خلافت او منعقد خواہد شد بجہت تسلط نہ حسب بیعت و سیرت او موافق سیرت شیخین نباشد وآں خلافت بعد بغی برامام وقت باشد و لہذا سہ بار لفظ هنات فرمود نیز با معاویہ فرمود ان ولیت امرا فاتق الله واعدل وآں اشارا با مارت شام وخلافت است جمیعاً

ترجمہ ۔ اور معاویہ سے فرمایا اگر تو بادشاہ ہو جائے تو نیک کام کرنا اور فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا

اگر اللہ نے تجھے قمیص پہنائی ۔ اس سے آپ خلافت مراد لے رہے تھے ۔ تو (ام حبیبہ ام المومنینؓ) نے کہا ۔ کہ کیا اللہ میرے بھائی کو قمیص پہنانے والا ہے ۔ فرمایا کہ ہاں ! اور لیکن اس میں فساد ہوں گے ۔ اور فسادات اور فسادات اور اس کلمہ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ان کی خلافت تسلط کے ذریعے سے منعقد ہو گی ۔ بیعت کے ذریعے سے نہ ہو گی ۔ اور ان کی سیرت شیخین کی سیرت کے موافق نہ ہو گی ۔ اور وہ خلافت امام وقت سے مخالفت کے بعد منعقد ہو گی ۔ اسی لئے آپ نے تین مرتبہ هنات (فسادات) فرمایا ۔ اگر تو والی امر بن جائے تو اللہ سے ڈر اور انصاف کر اور یہ اشارہ امارت شام اور خلافت دونوں کی طرف ہے ۔

( ازالۃ الخفاء جلد ۲ فصل ہفتم ص ۲۷۱ ، ص ۲۷۲ )

اس روایت کی بعض اہل تحقیق نے تضعیف کی ہے ۔ مگر چونکہ قاضی صاحب نے اس کا تذکرہ خود کیا ہے ۔ نیز شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نے اس پر اعتماد کیا ہے ۔ چونکہ یہ رسالہ قاضی صاحب اور ان کے ہمنوا اصحاب پر اتمام حجت کے لئے لکھا گیا ہے ۔ اس لئے اس روایت کو بھی درج کیا گیا ۔



# احادیث تاخیر الصلوٰۃ

## کا مصداق بھی عہد معاویہ ہے

(۴۹) عن عبد اللہ ابن الصامت عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت امراء یوخرون الصلوٰۃ عن وقتها او یمیتون عن وقتها قال قلت فما تامرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لک نافلۃ

حضرت عبد اللہ ابن الصامت سے روایت ہے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کیا حال ہو گا تیرا جب تجھ پر ایسے لوگ امیر ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیں گے ۔ یا فرمایا اپنے وقت سے فوت کر دیں گے ابوذر فرماتے ہیں میں نے عرض کی ۔ پس آپ کیا حکم دیتے ہیں ۔ فرمایا نماز اپنے وقت پر

پڑھ لے پھر جب ان کے ساتھ بھی نماز پالے تو پڑھ لینا ۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی ۔

یہ حدیث عبداللہ ابن الصامت عن ابی ذر مختلف سندات کے ساتھ بتغیر الفاظ مروی ہے ۔

صحیح مسلم ص۲۳۰ و ص۲۳۱ جلد اول ۔ المسند للامام احمد جلد ۵ ص۱۵۹ و ص۱۶۸ و ص۱۶۹ السنن الکبری البیہقی ص۱۲۴ ج ۲ ۔

اور یہ حدیث عبادہ ابن الصامت اور عن اسرۃ عبادۃ ابن الصامت بھی مروی ہے ۔

المسند للامام احمد ص۳۱۴ و ص۳۱۵ و ص۳۲۹ ابن ماجہ

یہ حدیث عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔

الخصائص الکبری للسیوطی ص۱۴۲ ج ۲ بحوالہ ابن ماجہ و البیہقی و ابونعیم ،

ان روایات میں صادق المصدوق پیغمبر نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ ایسے حکمران ہوں گے ۔ جو نمازیں تاخیر کریں گے اور ان کا یہ فعل ناپسندیدہ ہے ۔



اسلام میں کلمہ شہادت کے بعد پہلا اہم رکن نماز کو ہی قرار دیا گیا ہے ۔

تعدیل ارکان کو واجب فرمایا یعنی نماز نہایت سکون اور وقار سے پڑھنی واجب ہے ۔ اور جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ۔ اماتۃ صلوٰۃ و اضاعت صلوٰۃ پر شدید وعید آئی ۔ صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسئی صلوٰۃ کو فرمایا تھا (ارجع فصل فانک لم تصل) لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اور بعض روایات میں ایسے شخص کو سارق الصلوٰۃ کہا گیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

ان اسوء الناس سرقۃ من یسرق من الصلاۃ — چوری کے لحاظ سے سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے نماز میں سے چوری کی ۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں سے چوری کس طرح ! تو آپ نے فرمایا کہ نماز کے رکوع ، سجود اور قومہ کو پوری طرح ادا نہ کرنا نماز میں سے چوری کرنا ہے ۔

یہ حدیث حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(المسند للامام احمد ص۳۱۰ ج ۵)

یہ حدیث حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

(المسند للامام احمد ص۵۶ ج ۳ مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۹۵ ج۱)

سورۃ ماعون کی آیت (فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون) کہ ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے سہو کرنیوالے ہیں سہو کی تفسیر حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

(السہو) التاخیر عن وقتها — کہ سہو سے مراد نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کرنا ہے۔

الدر المنثور، مصنف ابن ابی شیبہ،

حضرت ابوبکر الصدیق اور عمر الفاروق لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے

تعبد الله ولا تشرک به شیئاً وتقیم الصلوٰة لوقتها افترضها الله لمیقاتها فان فی تفریطها — کہ تو اللہ کی عبادت کر اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ کر اور نماز قائم کر جو اللہ نے تجھ پر فرض کی۔ ان کے اوقات



الهلكة — پر کیونکہ اس میں تفریط یعنی تاخیر میں ہلاکت ہے۔

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ہدایت فرمائی تھی جب ایسے حکام پیدا ہو جائیں کہ نماز میں سستی کریں تو تو اپنی نماز سنن پڑھ لے۔ نماز باجماعت بڑے کمال کی حامل ہے مگر تاخیر میں ہلاکت ہے۔ پھر اگر ان کے ساتھ جماعت مل جائے تو وہ بھی پڑھ لی جائے۔ کہ وہ نفل ہو جائیں گے راقم السطور کہتا کہ یہ ان نمازوں کی بات ہے جن کے بعد نفل جائز ہیں۔ یعنی ظہر اور عشاء کی نماز۔ لیکن صبح اور عصر کی نماز کے بعد نفل جائز نہیں۔ اور مغرب کی نماز میں امام اور مقتدی کی رکعات میں مساوات نہیں ہے۔ اس لئے یہ نمازیں بھی مستثنیٰ ہوں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی عہد بنی امیہ میں پوری ہوئی جو روایات صحیحہ میں وارد ہے۔

عن غیلان عن انس رضی اللہ عنہ قال ما عرفت شیئاً مما کان — غیلان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس روایت سے استشہاد کیا ہے لیکن یہ انہماک ابتداء سن کی اس سے قبل ہی ہو چکی تھی ،

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ۔

ایضاً کان فیہ اقبال علی الشہوات وترک بعض الصلوٰۃ واماتتہا فی غالب الاوقات وقد قال الامام احمد بسندہ الی ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون خلف بعد الستین اضاعوا الصلوات واتبعوا الشہوات فسوف

کہ یزید میں شہوات کیطرف توجہ تھی اور نماز کو ترک کردینا بعض اوقات اور مؤخر کردینا تو اکثر اوقات تھا ۔

امام احمد رحمۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوسعید الخدریؓ سے روایت کیا ہے کہ ابوسعید الخدری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ ہوں گے نا اہل خلیفے ۶۰ھ کے بعد نمازیں ضائع کردیں گے ۔ اور شہوات



علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل الصلوٰۃ قال الیس صنعتم ما صنعتم

کے عہد مبارک کی کسی معروف چیز کو یہاں نہیں معلوم کرتا کہا گیا نماز فرمایا نماز کے ساتھ جو تم نے سلوک کیا تو کیا وہ معروف ہے ۔

(صحیح بخاری ص ۹)

(۲) عن الزہری یقول دخلت علی انسؓ وہو یبکی فقلت ما یبکیک قال لا اعرف شیئاً مما ادرکت الا ہذہ الصلوٰۃ وہذہ الصلوٰۃ قد ضیعت

صحیح بخاری ص ۹۱ ۔

زہری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت انسؓ پر داخل ہوا وہ رو رہے تھے ۔ میں نے کہا کہ رونے کا سبب کیا ہے ؟ فرمایا میں یہاں نماز کے سوا کسی چیز کو معروف نہ پاتا تھا اور وہ نماز بھی اب ضائع کردی گئی ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات ۹۳ھ کو ہوئی یہ صورت حال حجاج ابن یوسف کے زمانہ کی ہے ۔ جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب فتح الملہم ص ج ۲ میں

ینقون غیا ۔

کی اتباع کریں گے ۔ پس عنقریب گراہی میں گر جائیں گے ۔

---

یہ روایت گویا نص ہے کہ اضاعتہ الصلوۃ اور اتباع شہوۃ کی صورتیں یزید کے کارنامے ہیں ۔ مگر کچھ آثار ایسے بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ معاویہ کے عہد حکومت کے عمال بھی اس وصف سے متصف تھے ۔

چنانچہ دو روایتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔

(۱) عن ابی العالیہ البراء قال اخر ابن زیاد الصلوۃ فجاءنی عبداللہ ابن الصامت فالغیت له کرسیا فجلس علیه فذکرت له صنیع ابن زیاد فعض علی شفته فضرب علی فخذی ضربة فقال انی سألت اباذر کما سألتنی فضرب فخذی

ابوالعالیہ براء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابن زیاد نے نماز کو موخر کر دیا ۔ پس میرے پاس عبداللہ ابن الصامت آئے میں نے کرسی ان کے آگے کر دی ؛ پس وہ اس پر بیٹھ گئے میں نے ابن زیاد کے کرتوت کا ذکر کیا ۔ پس انہوں نے اپنا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبایا



کما ضربت فخذک و قال انی سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضرب فخذی کما ضربت فخذک وقال صل الصلوۃ لوقتها فان ادرکتک الصلوۃ معهم فصل ولا تقل انی قد صلیت فلا اصلی ۔

(صحیح مسلم صـ۲۳۱)

اور میری ران پر انہوں نے ضرب لگائی اور کہا کہ میں نے حضرت ابوذر سے سوال کیا تھا ۔ جیسے تو نے مجھ سے سوال کیا انہوں نے میری ران پر اسی طرح مارا تھا جیسے میں نے تیری ران پر مارا ہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا پس آپ نے میری ران پر ضرب لگائی جیسے میں نے تیری ران پر ضرب لگائی اور فرمایا تو نماز اپنے وقت پہ پڑھ، اگر پھر ان کے ساتھ نماز مل جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں دوبارہ نہیں پڑھتا

---

(۲) عن مرشد ابن عبداللہ قال قدم علینا ابو ایوب الانصاری

مرشد ابن عبداللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری ہمارے پاس آئے

غازیا وعقبہ ابن عامر
یومئذ علی مصر فأخّر
المغرب فقام الیہ
ابو ایوب فقال ما
ھذہ الصلوۃ یا عقبۃ
فقال شغلنا قال
اما واللہ ما بی الا ان
یظن الناس انک
رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم
یصنع ھذا اما سمعت
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول
لا یزال امتی بخیر
او علی الفطرۃ مالم
یؤخر المغرب حتی تشتبک
النجوم ۔

وہ آئے تھا لیکہ غزا کرنے
والے تھے یعنی گھر سے جہاد
کے ارادہ سے نکلے تھے ۔ان
دنوں مصر پر عقبہ ابن عامر
گورنر تھے پس عقبہ نے مغرب
کی نماز مؤخر کر دی ۔ پس
کھڑے ہو گئے ابو ایوب رض
پس کہا یہ کون سی نماز ہے
اے عقبہ ! اس نے جواب
دیا۔ ہمارے مشاغل ہیں
جن کی وجہ سے نمازیں دیر
ہو جاتی ہے ۔حضرت ابو ایوب
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔خبردار
اللہ کی قسم میری کوئی غرض
نہیں ہے مگر یہ کہ لوگوں کو
گمان ہوگا کہ تو نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی



کرتے دیکھا ہے ۔خبردار ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے ۔ میری امت ہمیشہ خیر سے
رہے گی ۔جب تک مغرب کی نماز کو ستاروں کے زیادہ چمکنے تک مؤخر
نہ کرے گی ۔

(المسند لامام احمد ص۴۱۷ و ص۴۲۲ جلد ۵)

حضرت ابو ایوب الانصاری کی وفات خلافت معاویہ
میں ہوئی یہ واقعہ بہرحال خلافت معاویہ کا ہے نیز زیاد
ابن ابیہ کی وفات کے بعد اس کا ابن زیاد بھی خلافت معاویہ
میں گورنر تھے ۔ اس کے علاوہ بھی کچھ آثار ہیں ۔کہ معاویہ
کے عمال ہی سے تاخیر صلوۃ ، اضاعت
الصلوۃ اور اماتۃ صلوۃ کی ابتدا ۔ہوئی ۔اور بتدریج
اس میں اضافہ ہوتا رہا ۔ اور حجاج ابن یوسف کے دور میں
معاملہ انتہا کو پہنچ گیا ۔

نمبر ۷

# خلافت معاویہ میں رشوت ستانی کی صورتیں بھی پائی گئیں ہیں

مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت میں ہے۔

ما کان شئ انفع الناس — کوئی چیز لوگوں کے لئے
من الرشوۃ فی زمان — زیادہ نفع مند نہیں تھی
زیاد او ابن زیاد : — زیاد کے زمانہ میں یا کہ
مصنف عبدالرزاق صفحہ ۱۴۹ ج ۸ — ابن زیاد کے زمانہ میں

تاریخ تہذیب ابن عساکر میں ہے۔
کہ عراق کا ایک وفد معاویہ کے پاس آیا۔ ان میں حضین الذھلی بھی تھا۔ انہیں ان میں سے جو پہلے پہلے لوگوں کو اجازت ملی ان میں سے تھے۔ مگر وہ آخر میں داخل ہونیوالوں میں سے تھے۔ معاویہ نے وجہ تاخیر دریافت کی تو مندرجہ ذیل دو شعر فی البدیہہ پڑھ دیئے



وکل خفیف الشان — ہر ہلکی شان والا آدمی کپڑے
یسعی مشمرا اذا فتح — سکیڑ کر دوڑتا ہے جب
الابواب بابک اصبعا ؛ — دربان انگلی برابر دروازہ
ونحن الجلوس لماکثون — کھولتا ہے اور ہم بیٹھنے
زرانۃ وحلماۃ الی — والے ٹھہرنے والے ہوتے
ان یفتح الباب اجمعا ؛ — ہیں۔ نرمی اور سہارے
کے یہاں تک کہ دروازہ — پورا کھول دیا جائے۔

حضین الذھلی صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ اور معاویہ کے ایام خلافت تک زندہ رہے۔ ایک بار دربار معاویہ میں آنے کا اتفاق ہوا رشوت دینے کو گناہ سمجھتے تھے اور دربان رشوت دینے والوں کو اندر جانے کی فوری اجازت دیتا تھا۔ اور رشوت نہ دینے والوں کو بعد میں داخل کرتا۔ پس انہوں نے معاویہ کے استفسار پر یہ اشعار پڑھ دیئے۔

( تاریخ تہذیب ابن عساکر صفحہ ۳۷۵ ج ۴ )

معلوم ہوا خلافت معاویہ ہی میں رشوت کا باب بھی وا ہو چکا تھا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لعن اللہ الراشی والمرتشی
اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ۔

# نکیر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

معاویہ ربا کی بعض صورتوں کو جائز سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جبکہ معاویہ شام کے گورنر تھے۔ تو انہوں نے سونے یا چاندی کا ایک سقایہ (پانی پینے کا ایک برتن) اس کے وزن سے زیادہ اس کی جنس سونے یا چاندی کے معاوضہ فروخت کیا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

| | |
|---|---|
| سمعت رسول اللہ صلی | سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ |
| اللہ علیہ وسلم ینھیٰ | علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے |
| عن مثل ھذا الا مثلا | تھے ایسی بیع سے مگر یہ کہ برابر برابر |
| بمثل فقال لہٗ معاویہ | ہو۔ پس کہا معاویہ نے میں ایسی |
| ما اری | بیع میں کوئی حرج نہیں سمجھتا |
| بمثل ھذا باساً فقال | پس کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے |
| ابوالدرداء رضی اللہ عنہ | کون میری معذرت کرے گا |



| | |
|---|---|
| من یعذرنی من معاویة | معاویہ سے۔ میں اسے خبر دیتا ہوں |
| انا اخبرہ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| عن رسول اللہ صلی اللہ | سے کہ آپ نے منع فرمایا اور |
| علیہ وسلم ویخبرنی | وہ مجھے اپنی رائے سے خبر دیتا |
| عن رأیہ لا اساکنک | ہے۔ اور فرمایا کہ میں ایسی جگہ |
| بارض انت بہا ثم قدم | میں نہیں رہوں گا۔ جس میں تو |
| ابوالدرداء علی عمر ابن | ہوگا۔ پھر ابوالدرداء مدینہ میں |
| الخطاب رضی اللہ عنہ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس |
| فذکر لہ | آئے۔ اور واقعہ بیان کیا۔ |
| ذالک فکتب عمر الی | پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ |
| معاویة الا یبیع مثل | نے معاویہ کو لکھا۔ کہ اس |
| ذالک الا مثلا بمثل و | قسم کی بیع سے باز آئے۔ |
| وزنا بوزن | مگر یہ کہ برابر ہو۔ |

المؤطا الامام مالک

(باب بیع الذہب والورق عیناً و تبراً)

یہ واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا ہے۔ معاویہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

کی نکیر سنتے ہیں۔ مگر پرواہ نہیں کرتے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے حکم کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے اور نظریہ پر قائم رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آیا۔ اور حضرت عبادہ ابن الصامت نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی طرح سختی سے نکیر کی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت کا اظہار کیا۔



# نکیر حضرت عبادہ ابن الصامت

## رضی اللہ عنہ

عن ابی المخارق قال ذکر عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن درہمین بدرہم فقال فلان ما اری بہذا بأسا یدا بید فقال عبادۃ اقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لا اری بہ باسا لا یظلنی وایاک سقف ابدا

ابی المخارق سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ ابن الصامت نے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درہم ایک درہم کے معاوضہ میں لین دین کرنے سے منع فرمایا۔ تو فلاں شخص نے کہا کہ اگر نقد سودا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبادہؓ نے فرمایا میں کہتا ہوں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مجھے اور تجھے

**سنن الدارمی ص۱۱۸** ایک چھت کبھی بھی سائے میں نہیں رکھیگا۔

اس روائیت میں فلاں سے مراد معاویہ ہیں۔ دوسری روایات میں اس کی تصریح ہے۔ چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے۔

(۱) عن اسحاق ابن قبیصه عن ابیه ان عبادة ابن الصامت النقیب الانصاری صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا مع معاویة ارض الروم فنظر الی الناس هم یتبایعون کسر الذهب بالدنانیر وکسر الفضة بالدراهم فقال ایها الناس انکم

اسحاق ابن قبیصہ اپنے باپ سے روائیت کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ ابن الصامت النقیب الانصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے معاویہ کی معیت میں ارض روم میں جہاد کیا۔ پس دیکھا لوگوں کو کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کو دیناروں کے بدلے اور چاندی کے ٹکڑوں کو درہموں کے بدلے میں بیچتے



تاکلون الربوا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تتبایعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل لا زیادة بینهما ونظرة فقال له معاویة یا ابا الولید لا اری الربا فی هذا الا ما کان من نظرة فقال عبادة رضی الله عنه اخبرک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتحدثنی عن رأیک لئن اخرجنی الله لا اساکنک بارض لک علی فیها امرة فلما قفل

ہیں تو فرمایا اے لوگو! تم سود کھا رہے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے۔ سونے کو سونے کے بدلے مت فروخت کرو مگر برابر برابر دونوں طرف سے کوئی زیادتی نہ ہو اور نہ ادھار ہو پس معاویہ نے کہا اے ابوالولید میں اس میں سود نہیں سمجھتا مگر ادھار کی صورت میں۔ حضرت عبادہ رض نے فرمایا۔ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تو مجھے اپنی رائے بتاتا ہے۔ اگر مجھے اللہ تعالی یہاں سے نکالے تو میں اس

لحق بالمدینة فقال له
عمر ابن الخطابؓ ما
اقدمک یا ابا الولید
فقص علیه القصة
وما قال من مساکنته
فقال ارجع یا ابا الولید
الی ارضک فقبح الله
ارضاً لست فیها و
امثالک وکتب علی
معاویة لا امرة لک
علیه واحمل الناس
علی ما قال فانه هو
الامر

سنن ابن ماجہ ص۳

سرزمین میں سکونت نہیں اختیار
کروں گا جس پر تیری امارت
ہوگی۔ جب جہاد سے واپس
ہوئے۔ تو مدینہ تشریف
لے گئے۔ پس حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالولید
تجھے کونسی چیز لائی۔ یعنی مدینہ
لوٹنے کا سبب کیا ہے۔ تو
حضرت عبادہ نے سارا قصہ
بیان کیا۔ اور سکونت کے
بارہ میں اپنی بات بتائی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے!
ابوالولید اپنی زمین کی طرف
لوٹ جا۔ اللہ برا کرے اس
زمین کا جہاں تو اور تجھ جیسے لوگ نہ ہوں۔ اور معاویہ کی
طرف لکھا کہ عبادہؓ پر تیری امارت نہیں ہے اور لوگوں کو اس مسئلہ
پر برانگیختہ کر جو عبادہؓ نے بتایا۔ کیونکہ یہی مسئلہ حق ہے۔



یہ روایت ابوالاشعث الصنعانی سے مروی ہے کہ
حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیکھا
کہ سونے کے ٹکڑوں کو دنانیر کے عوض اور چاندی کے ٹکڑوں کو
دراہم کے عوض فروخت کرتے ہیں۔ تو انہوں نے لوگوں کو منع
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی۔ لوگ
رک گئے۔ معاویہ نے خطبہ دیا اور حضرت
عبادہ رضی اللہ عنہ کی تکذیب کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ ہم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا اسے بیان کریں گے۔ اگرچہ معاویہ کو ناگوار ہو اور
فرمایا۔ (ما ابالی ان لا اصحبه فی جنده لیلة
سوداء)
کہ مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں معاویہ کے لشکر میں اس کی
مصاحبت میں نہ رہوں سیاہ رات میں (محشی کہتا ہے جہاں
تقویٰ کا نمونہ نہ ہو)

(حاشیہ مسلم، صحیح مسلم، ص۲۴ جلد ۲)
(سنن الکبری لبیہقی ص۲۷۷ ج ۵) ایضاً
معانی الآثار

| عربی | اردو |
|---|---|
| عن حکیم ابن جابر عن | حکیم ابن جابر سے روایت |
| عبادة ابن الصامت | ہے کہ حضرت عبادہ ابن |
| رضی اللہ عنہ قال | الصامت رضی اللہ عنہ نے |
| سمعت رسول اللہ | فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی |
| صلی اللہ علیہ وسلم | اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے |
| یقول الذهب | سنا کہ سونا سونے کے معاوضہ |
| بالذهب والفضة | میں چاندی چاندی کے عوض |
| بالفضة مثلا بمثل | برابر یہاں تک آپ نے نمک کو |
| حتی خص الملح | بھی خاص کیا۔ |
| فقال معاویة ان هذا | پس معاویہ نے حضرت |
| لا یقول شیئاً (لعبادة) | عبادہؓ کے متعلق کہا کہ اس |
| فقال عبادة لا ابالی ان | نے کچھ نہیں کہا۔ پس عبادہ |
| لا اکون بارض فیها | رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے کچھ |
| معاویة اشهد انی | پرواہ نہیں کہ میں اس سرزمین |
| سمعت رسول اللہ | میں نہ رہوں جہاں معاویہ |
| صلی اللہ علیہ وسلم | ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ |



| عربی | اردو |
|---|---|
| یقول ذالک | میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| مسند الامام احمد ص۳۱۹ | سے یہ حدیث سنی۔ |

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں روایت نقل فرمائی ہے۔

| عربی | اردو |
|---|---|
| اشتری معاویة قلادة | کہ معاویہ نے |
| فیها تبرة وزبرجد | ایک ہار چھ سو دینار سے |
| ولؤلؤ ویاقوت | خریدا جس میں سونے کے |
| بستمائة دینار فقام | ٹکڑے، زبرجد اور موتی |
| عبادة ابن الصامت رضی | اور یاقوت تھے۔ پس عبادہ |
| اللہ عنہ حین طلع | ابن الصامت کھڑے ہو |
| معاویة المنبر او حین | گئے۔ جبکہ معاویہ منبر پر |
| صلی الظهر فقال الا ان | چڑھے یا جب ظہر کی نماز |
| معاویة اشتری الربا | پڑھی۔ پس کہا خبردار! |
| واکله الا انه فی النار | معاویہ نے سود کا سودا کیا |
| الی حلقه | اور سود کھایا۔ خبردار وہ حلق |

شرح معانی الآثار　　تک آگ میں ہے ۔
تقطیع کلاں ص۲۳۸ ، تقطیع خورد ص۱۵ ، ج ۲

# نکیر محمد ابنِ مسلمہ رضی اللہ عنہ

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے الصارم المسلول میں باسند ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ　　معاویہ کے دربار میں کعب ابن الاشرف کے قتل کا تذکرہ ہوا تو ابن یامین نامی ایک شخص جو اس مجلس میں موجود تھا ۔ بول اٹھا ۔

انما (کان قتلہ غدرا) اس کا قتل غدر تھا ۔

محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قتل کیا تھا ۔ اس مجلس میں موجود تھے ۔ پکار اٹھے ۔

یامعاویۃ ایغدر عندک　　اے معاویہ تیرے ہاں



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لا تنکر واللہ لایظلنی وایاک سقف بیت ابدا ولا یخلو دمی هذا الا قتلتہ :
الصارم المسلول ص۹۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غدر کی نسبت کی جاتی ہے ۔ پھر تو خاموش ہے ۔ اس پر نکیر نہیں کرتا اللہ کی قسم مجھے اور تجھے ایک مکان کا چھت اپنے سائے میں کبھی جمع نہیں کرے گا ۔
اور یہ شخص جب کبھی مجھے تنہائی میں مل گیا ۔ تو میں اسے قتل کر دوں گا ۔

# تکیر سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں باسند ایک روایت لاتے
ہیں کہ معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ میں جب حج
لئے مکہ مکرمہ آئے تو حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی
معاویہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا
اور کہا ہم جنگوں میں مشغول رہے اور حج نہیں کر سکے۔ بعض
مناسک بھی بھول گئے۔ آپ طواف کریں۔ ہم آپ کے ساتھ
طواف کرتے ہیں جب فارغ ہوگئے تو معاویہ
عنہ دارالندوہ میں انہیں ساتھ لے گئے۔ اور اپنے ساتھ چارپائی
پر بٹھایا (ثم ذکر علیاً فوقع فیہ) پھر حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کی برائی بیان کرنے میں لگ گئے
پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔

ادخلتنی دارک واجلستنی علی سریرک ثم
وقعت فی علی تشتمہ ! (اہ)



کہ تونے مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں داخل کیا۔ اور پھر اپنے
ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا۔ پھر تو علی رضی اللہ عنہ کی برائی بیان
کرنے لگ گیا۔ تو اسے گالیاں دیتا ہے۔ اللہ کی قسم وہ تو صاحب
المنقبتیں ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان فرماتے
اور پھر فرمایا۔

لا ادخل علیک دارا بعد ھذا الیوم
ثم نفض رداءہ ثم خرج !

میں تجھ پر آج کے بعد کسی دار میں داخل نہیں ہوں گا
پھر اپنی چادر جھٹکی اور نکل گئے۔

(البدایہ والنہایہ ص ۳۴۱ ج ۷)

فرضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعہ !

# ذکر سعید ابن زید رضی اللہ عنہ

جب مغیرہ ابن شعبہ کوفہ کے والی تھے۔
معاویہ کوفہ تشریف لائے۔ اتفاق سے حضرت سعید
ابن زید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ مغیرہ ابن شعبہ
نے خطبہ دیا۔
(یہ خطبہ غالباً معاویہ کی آمد پر خطبہ استقبالیہ
تھا) راقم
اس خطبہ میں مغیرہ نے حضرت علی المرتضیٰ
کے متعلق کچھ نا ملائم الفاظ استعمال کئے۔
(گویا خطبہ مدح معاویہ اور ذم علی رضی اللہ عنہ میں تھا) راقم،
راوی حدیث عبد اللہ ابن ظالم کا بیان ہے کہ حضرت سعید
طیش میں آگئے۔ اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔

| | |
|---|---|
| الا تری الی ھذا الظالم | کیا نہیں دیکھتا تو اس ظالم |
| واشار الی الخطیب فاشھد | کی طرف اور اشارہ کیا خطیب |



| | |
|---|---|
| علی التسعة انھم فی | کی طرف میں گواہی دیتا ہوں۔ |
| الجنة وقال فلو شھدت | نو پر کہ وہ جنتی ہیں اور اگر |
| علی العاشر لم آثم | میں دسویں پر گواہی دوں تو |
| ابوداؤد ص ٢٨٢ ج ٢ باب الخلفاء | گنہگار نہیں ہوں گا۔ |

---

مراد عشرہ مبشرہ ہیں جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور دسویں
حضرت سعید ابن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔
مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جنتی
فرمائیں اور یہ ان کی مذمت کریں۔ ظلم ہے۔
یزید ابن معاویہ کی ولیعہدی کے قضیہ میں بھی
الریاض النضرہ میں منقول ہے۔ کہ انہوں نے رجل
شامی کو کہا تھا۔

| | |
|---|---|
| واللہ انک لتدعونی | اللہ کی قسم تو مجھے ایسی اقوام |
| الی اقوام انا قاتلتھم | کی طرف دعوت دیتا ہے۔ |
| علی الاسلام۔ | کریں ان سے اسلام پر جنگ |
| رضی اللہ عنہ | کر چکا ہوں۔ |

سعید ابن زید رضی اللہ عنہ شھد علیہ بالجنة ورزقنا اتباعہ

# ذکر حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ

میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوب الانصاری
رضی اللہ عنہ کسی ضرورت اور حاجت کے تحت معاویہ
کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے کچھ توجہ نہ دی مایوس ہو گئے۔
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا۔ ستری
لبعدہ اثرۃ) کہ ہم آپ کے بعد ترجیحی سلوک دیکھیں گے
معاویہ عنہ نے کہا پھر حضورؐ نے تمہیں کیا حکم دیا تھا۔
فرمایا کہ آپ نے صبر کی تلقین کی تھی۔ معاویہ نے کہا
پھر صبر کرو۔ حضرت ابوایوب ناراض ہو کر لوٹ آئے۔ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی ضروریات کو پورا فرمایا۔
المستدرک للحاکم صفحہ ۴۶۱ ج ۳ حیاۃ الصحابہ صفحہ ۲۹ ج ۱
ابن عساکر نے ایک روایت نقل کی ہے جس میں دوبارہ
ملاقات کا تذکرہ معلوم ہوتا ہے۔ اور حضرت ابوایوب الانصاری



نے فرمایا۔

صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکم سترون بعدی اثرۃ فعلیکم بالصبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا تو تم میرے
بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ پھر تمہیں صبر کرنا لازم ہے۔
معاویہ کہنے لگے۔

صدق رسول اللہ وانا اول من صدقہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور میں پہلا مصدق ہوں
مطلب یہ ہے کہ میرے ہی ذریعہ سے اس پیشگوئی کی تصدیق
ہوئی اور میں ہی اس کا مصداق اولین ہوں۔
پس حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اجرأۃ علی اللہ ورسولہ لا اکلمہ ابدا
ولا یأوینی وایاہ سقف بیت
کیا جرأت ہے اللہ اور اس کے رسول پر میں اس کے ساتھ
کبھی کلام نہیں کروں گا۔ اور نہ پناہ دے مجھے اور اسے کسی مکان
کی چھت۔ یعنی اللہ کرے گا ہم ایک مقام پہ اکٹھے نہ ہوں۔
رضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعہ ""

# نکیر ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے معاویہ
کو حدیث سنائی ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا
تھا کہ (ستریٰ بعدہ اثرۃ) ہم آپ کے بعد ترجیحی
سلوک دیکھیں گے ۔

تو معاویہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمہیں کیا حکم دیا تھا ۔ کہا ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا ۔ معاویۃ
نے کہا پھر تم صبر کرو ۔

(المسند الامام احمد صـ ۸۹ ج ۳)

معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ابوسعید الخدری خاموشی
سے واپس آ گئے ۔ بعد میں جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مندرجہ ذیل حدیث یاد آئی ۔ کہ آپ نے فرمایا ۔

الالا یمنعن احدکم ھیبۃ الناس ان



یقول بالحق اذا شھدہ او علمہ ۔

خبردار ہرگز نہ روک سکے ۔ تمہارے ایک کو لوگوں
کی ہیبت حق بات کہنے سے جب اسے حق معلوم ہو ۔ اس
روایت کے یاد آنے پر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فحملنی ھذا الحدیث فرکبت الی معاویۃ
فملأتُ اذنیہ ثم رجعت

مجھے اسی حدیث نے انگیخت کی ۔ پس میں سوار ہو کر معاویۃ
کی طرف گیا پس وہ کچھ کہا کہ اس کے دونوں کانوں
کو بھر دیا ۔ پھر لوٹ آیا ۔

المسند الامام احمد صـ ۹۴ ج ۳
تہذیب ابن عساکر صـ ۱۰۹ و صـ ۱۱۰ ج ۶
الاصابہ صـ ۳۵ ج ۲

# حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی تلخ نوائی اور حضرت عبدالرحمٰن ابن حسان کا پیغام معاویہ کے نام

معاویہ خلیفہ ہونے کے بعد جب مدینہ آئے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ شکایت کے لہجے میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے کہا۔

تلقانی الناس کلھم — سب لوگ میری ملاقات کو آئے سوائے
غیرکم یا معشر الانصار — تمہارے اے انصار کے گروہ؟
قال لم یکن لنا دواب — ابوقتادہ رضؓ نے کہا کہ ہمارے پاس سواریاں
قال این النواضح — نہ تھیں۔ معاویہ نے کہا کہ وہ اونٹنیاں کہاں گئیں۔

---

قال عقرناھا فی طلبک و — ابوقتادہ رضؓ نے کہا وہ تیری اور تیرے باپ
طلب ابیک یوم بدر — کی طلب میں بدر کے دن ہم نے ہلاک کردیں



نیز حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا۔

ستورون بعدی اثرۃ — تم میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے

معاویہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا تھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ ہمیں صبر کی وصیت فرمائی تھی۔ معاویہ نے کہا پھر صبر کرو۔

جب عبدالرحمٰن ابن حسان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو معاویہ کو پیغام بھیجا۔

الا ابلغ معاویۃ ابن — خبردار! امیرالمومنین معاویہ
حرب امیرالمومنین — ابن حرب کو میرا پیغام پہنچادو
بنا کلامی فانا صابرون — کہ ہم صبر کرنے والے ہیں اور تمہیں
ومنظروکم الی یوم — جھگڑے اور خسارے یعنی قیامت
التغابن والخصام — کے دن تک مہلت دینے والے ہیں

# نکیر مقدام ابن معدیکرب رضی اللہ عنہ

ابوداؤد کتاب اللباس کی ایک روایت میں ہے۔ کہ مقدام
ابن معدیکرب رضی اللہ عنہ عمرو ابن الاسود اور بنی اسد کے ایک مرد
کی معیت میں دربار معاویہ میں حاضر ہوئے۔
معاویہ نے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کو مخاطب
کرکے کہا کہ تجھے کچھ علم ہے کہ حسنؓ ابن علیؓ فوت ہو گئے ہیں
حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھا تو اس نے کہا کہ آیا تو حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کو مصیبت
سمجھتا ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ رہا ہے۔ حضرت مقدام
رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں کیوں مصیبت نہ سمجھوں کہ آنحضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں لے کر فرمایا ہے۔

ھذا منی وحسین من علی

یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔

پس رجل اسدی نے کہا (جمرۃ اطفاء اللہ) کہ وہ



وہ ایک چنگاری تھا اللہ نے اسے بجھا دیا۔
حضرت مقدام رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے۔ اور کہنے لگے
اے معاویہ تونے مجھے غصہ دلایا۔ میں تجھے مکروہ اور ناگوار
باتیں سنا کر غضبناک کر کے چھوڑوں گا۔
اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا
اور اگر جھوٹ کہوں تو تکذیب کرنا۔ معاویہ نے کہا۔ میں ایسا
ہی کروں گا۔
حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے کہ آپ سونے کے پہننے سے منع فرماتے تھے۔ معاویہ
نے کہا! ہاں آپ نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا
پھر مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دے کر
دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال سے منع فرمایا ہے
معاویہ نے کہا تھا
آپ نے ریشمی کپڑے کے استعمال سے بھی منع فرمایا۔
حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے پھر سوال کیا کہ میں تجھے اللہ کی

قسم دے کر پوچھتا ہوں ۔ کہ کیا تو جانتا ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کے استعمال سے بھی منع فرمایا ۔ معاویہ نے اعتراف کیا ہاں آپ نے منع فرمایا ۔

قال فواللہ لقد رأیت ھذا کلہ فی بیتک یا معاویہ

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ! اے معاویہ میں یہ سب کچھ تیرے گھر میں دیکھ رہا ہوں

---

فقال معاویہ قد علمت لن انجو منک یا مقدام

پس معاویہ نے کہا میں یقیناً جان چکا ہوں اے مقدام ! میں تجھ سے نجات نہیں پا سکتا ۔

---

اس روایت میں راوی نے مسامحت سے کام لیا ۔ اور ( التعدھا معیبۃ ) کے سائل اور ( جمرۃ اطفاء اللہ ) کے قائل دونوں کی پردہ پوشی کی ۔ کیونکہ



ان کی گفتگو بے انتہا نفرت انگیز تھی لیکن آنکھیں بند کر لینے سے حقیقتیں مستور نہیں ہوا کرتیں ۔ ( التعدھا معیبۃ ) کے قائل یقیناً معاویہ ہیں ۔

جیسا کہ مسند امام احمد کی روایت میں تصریح ہے ۔

ص ۱۳۲ ج ۴

رجل اسدی کا قول ( جمرۃ اطفاء اللہ ) برائے طلب تقرب و رضاء معاویہ تھا ۔

جیسا کہ شراح حدیث نے بیان کیا ہے ۔

( بذل المجہود ص ۹۴ ج ۵ و عون المعبود ص ۱۱۵ ج ۲ )

شاید اس لئے معاویہ نے اسے سرزنش نہیں کی شاید وہ سمجھے کہ جب محفل میں سارے شامی ہیں تو اب ظاہر داری کا فائدہ مگر ـــ

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی ست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

حضرت مقدام ابن معدیکرب پر اللہ کی رحمت ہو کہ انہوں نے حق گوئی کا حق ادا کر دیا ۔

فرضی اللہ عنہ و رزقنا اتباعہ !

قاضی مظہر صاحب نے دفاع معاویہ میں     معاویہ
کے نام کے بارہ میں کچھ چہ میگوئیاں کی ہیں۔ نیز مجلس
میں ساری شامی تھے۔ اس حیلہ کے متعلق کہا کہ غلط بیانی کی
حد ہوگئی۔ بندہ نے (البیان الاظہر) میں حوالہ جات
سے مبرہن کیا ہے۔ کہ انعدھا مصیبۃ کے قائل
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

نیز ثابت کیا ہے کہ ہر سہ حضرات کا وفد شامی ہی
تھے۔ یہ غلط بیانی نہیں ہے۔ اسے غلط بیانی کہنا قاضی صاحب
کی جہالت     ہے۔

تفصیل کیلئے دیکھیے۔
(البیان الاظہر لکشف مکائد المظہر)



# نکیر حضرت اسید رضی اللہ عنہ

اسید نامی ایک صحابی یمامہ پر     معاویہ
کی طرف سے حاکم تھے۔ انہوں نے مسروقہ مال کے متعلق ایک
قضیہ فیصل کیا۔ تو انہیں مروان ابن الحکم کا خط موصول ہوا
کہ امیر المومنین معاویہ     نے لکھا ہے۔

ایما رجل سرقت     جس شخص کا مال چوری ہو جائے
منہ سرقۃ فھو     تو وہ زیادہ حقدار ہے جہاں کہیں
احق بھا حیثما وجد     وہ مال پائے لے لے۔

---

حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے واپسی جواب میں لکھا کہ

ان رسول اللہ صلی     رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ علیہ وسلم قضیٰ     فیصلہ کیا تھا کہ اگر وہ شخص جس
ان کان الذی ابتاعھا     نے چور سے مال مسروقہ خریدا تھا
من الذی     متہم نہ ہو تو مال کے مالک کو اختیار

سرق ما غیر متهم فغیر سردها قال شاء اخذ ما سرق منه بثمنه او اتبع سارقه ثم قضی به ابوبکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم

ہے اگر چاہے تو مال مسروقہ قیمتاً لے لے یا چور کا پیچھا کرے ۔ پھر حضرت ابوبکر عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی یہی فیصلہ کیا ۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حکمنامہ مروان ابن الحکم کے پاس پہنچا ۔

انک لست انت ولا اسیدا رضی الله عنه بقاضیین علی ولکن قضیت علیکما فیما ولیت

تم اور اسید رضی اللہ عنہ مجھ پر قاضی نہیں ہو ۔ لیکن میں تم پر فیصلہ کر سکتا ہوں کہ میں نے تمہیں والی بنایا ہے ۔

مروان ابن الحکم نے وہ حکمنامہ اسید رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا ۔

فقال اسید رضی اللہ عنہ — پس حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے



لست اقضی ما ولیت بما قال معاویه

فرمایا ۔ میں جب تک حاکم ہوں ۔ معاویہ کے قول پر فیصلہ نہیں کر سکتا ۔

قلت هكذا یکون لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق

اللہ اور اس کے رسول کا حکم اولی الامر منکم کے احکام پر تقدم ہے ۔

تنبیہ : یہ اسید نامی صحابی غیر منسوب کون ہیں ۔ تو اس سلسلہ میں بعض محدثین کو وہم ہوا ۔ حاکم نے مستدرک میں اسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے اور صحت کا حکم لگایا ہے ۔

مگر حضرت اسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پا چکے تھے ۔ اس لئے یہ روایت درست نہیں یا وفات کے بارہ میں مغالطہ ہے اور بعض محدثین نے اسید ابن ظہیر لکھا ہے اور یہ زیادہ درست معلوم ہوتا ہے ۔ راقم السطور نے ہر دو تراجم درج کر دیئے ہیں

رضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعها ؟؟

# نکیر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

عن یوسف بن ماہک قال کان مروان علی الحجاز استعملہ معاویۃ فخطب فجعل یذکر ابن معاویۃ لکی یبایع لہ بعد ابیہ فقال لہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر شیئا فقال خذوہ فدخل بیت عائشۃ فلم یقدروا فقال مروان ان ھذا الذی انزل اللہ فیہ والذی

یوسف بن ماہک سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ مروان حجاز پر حاکم تھا۔ معاویہ نے اسے عامل مقرر کیا تھا۔ پس خطبہ دیا اور یزید بن معاویہ کا تذکرہ کیا تاکہ معاویہ کے بعد یزید کی بیعت کی جائے۔ (ولیعہدی کی) عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے کوئی چیز کہی۔ پس مروان نے کہا کہ اسے پکڑو وہ حضرت عائشہ



قال لوالدیہ اف لکما اتعدانني۔ فقالت عائشۃ من وراء الحجاب ما انزل اللہ فینا شیئا من القرآن الا ان اللہ انزل عذری

(صحیح بخاری ص۷۱۵ ج۲)

رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہو گئے۔ پس لوگ اب اس کے پکڑنے پر قادر نہ ہو سکے پس مروان نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔ (والذی قال لوالدیہ اف لکما) حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ نے اندر پردے سے فرمایا۔ ہمارے بارے میں قرآن میں کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ کہ اللہ نے میرا عذر نازل فرمایا

اے کاش! اگر امام بخاری رحمۃ اللہ (شیئاً) کی وضاحت کر دیتے تو ہمیں کسی دوسری طرف مراجعت کی ضرورت نہ رہتی۔ لغوی طور پر شیئاً کے دو معنی کئے جا سکتے ہیں۔ کوئی معمولی شے یا کوئی عظیم شے۔ لیکن عقلی

طور پر یہاں معمولی شئے مراد نہیں لی جاسکتی ۔ کیونکہ خطبہ کے دوران حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ کا بول اٹھنا اس امر کی دلیل ہے ۔ کہ ان کے لئے خاموش رہنا ناقابل برداشت تھا ۔ پس انہوں نے کسی معمولی چیز کے ساتھ تکلم نہ کیا ہوگا ۔ کوئی ایسی گراں اور ناگوار بات کہی ہوگی ۔ جس سے مروان بن الحکم مشتعل ہوگیا ۔ اور غصہ کو ضبط نہ کرسکا ۔ اور حکم دیا خذوہ اسے پکڑو ۔ ام المومنین کو مداخلت کرنا پڑی ۔ اور مروان کی تکذیب میں انہیں بھی بولنا پڑا ۔ نیز        معاویہ کو دمشق سے مدینہ آنے کی زحمت گوارا کرنی پڑی ۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں اس روایت کے تابع دو اور روایتیں بھی پیش کی ہیں ۔ جن میں یہ ذکر ہے کہ مروان بن الحکم نے کہا ۔        معاویہ        چاہتے ہیں ۔ کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے بیٹے یزید کو نامزد کردیں ۔ تو حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بول اٹھے کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی سنت نہیں ہے ۔ قیصر و کسریٰ کی سنت ہے ۔ اھرقلیۃ کیا یہ ہرقلیۃ ہے کہ باپ بیٹے کو نامزد کردے ۔



حضرت انور شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ لکھتے ہیں ۔

ای قال عبدالرحمٰن ان بیعوا علی سنۃ کسریٰ و قیصر حین زاٰہم یقرلون بیعوا علی سنۃ ابی بکر و عمر فلما سمعوا مقالتہ قالوا خذوہ

فیض الباری ص۲۲۱ ج ۴

یعنی عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیعت کرو قیصر و کسریٰ کے طریقہ پر جبکہ انہیں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ بیعت کرو ابوبکرؓ اور عمرؓ کی سنت پر پس جبکہ انہوں نے عبدالرحمٰن کی گفتگو سنی تو کہنے لگے اسے پکڑو ۔

# ذکر حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

عن ابن عمر قال دخلت
علی حفصۃ قلت قد
کان من الامر شیئ
فقالت الحق فانہم
ینتظرونک واخشیٰ
ان یکون فی احتباسك
عنہم فرقۃ فلم
تدعہ حتیٰ ذھب
فلما تفرق الناس
خطب معاویۃ قال
من کان یرید ان
یتکلم فی ھذا الامر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں
کہ میں ام المومنین حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہوا ۔ آپ کی زلفوں
میں اس وقت پانی ٹپک رہا
تھا ۔ میں نے عرض کیا آپ
لوگوں کا حال دیکھ رہی ہوں
کہ میرا اس امر میں کوئی حصہ
نہیں کیا گیا ۔ آپ نے فرمایا
وہاں جاؤ وہ تمہارا انتظار
کر رہے ہوں گے اور میں



فلیطلع لنا قرنہ فنحن
احق بہ منہ ومن
ابیہ، قال حبیب
بن مسلمۃ فہلا
اجبتہ قال عبد اللہ
فحللت حبوتی وھممت
ان اقول احق
بھذا الامر منك
من قاتلك واباك
علی الاسلام فخشیت
ان اقول کلمۃ تفرق
بین الجمیع وتسفك
الدم ویحمل عنی غیر
ذالك فذکرت ما
اعد اللہ لی فی الجنان
قال حبیب حفظت وعصمت
صحیح بخاری ص۵۸۶ ج ۲

اندیشہ کرتی ہوں کہ تیرے رک جانے
میں انتشار پیدا نہ ہو جائے پس انہوں
نے نہ چھوڑا یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ
وہاں چلے گئے ۔ پس جب لوگ متفرق ہو
گئے یعنی (ایک بات میں جمع نہ ہو سکے)
تو معاویہ نے خطبہ دیا فرمایا جو شخص
اس امر میں بولنا چاہے تو سر اٹھائے ۔
ہم ان سے اور ان کے باپ سے امر
خلافت کے زیادہ حقدار ہیں ۔ حبیب
بن مسلمہ نے کہا پس کیوں جواب نہ دیا آپ
نے ، حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ میں
نے اپنا حبوہ کھولا اور پختہ ارادہ کیا
کہ کہوں کہ اس امر خلافت کا تجھ سے
زیادہ حقدار وہ شخص ہے ۔ جس نے
تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام
کے لئے جنگ کی تھی ۔ پس میں نے
اندیشہ کیا کہ کہیں ایسی بات نہ کہوں

جو مجمع میں انتشار پیدا کر دے۔ اور خونریزی ہو جائے۔ اور میرے اس مقصد کو نہ پا کر کچھ اور نہ سمجھ لیں۔ پس میں نے ان نعمتوں کا خیال کیا۔ جو اللہ نے جنتوں میں تیار کی ہیں اور خاموش رہا ہوں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ محفوظ ہو گئے۔ اور بچ گئے۔



# نکیر ابو مسلم

| | |
|---|---|
| ان ابا مسلم اتی | ابومسلم معاویہ کے پاس |
| معاویۃ | آئے پھر معاویہ کو کہا گیا |
| فقیل لہ ان | کہ ابومسلم گھومتے ہیں۔ اور اسلام |
| ابا مسلم یطوف | پر نعی کرتے ہیں۔ |
| نیعی الاسلام فارسل | پس معاویہ نے بلا کر پوچھا |
| الیہ فقال ما تصنع | یہ کیا کہتے ہو کہ ختم ہو رہا ہے |
| فقال ابو مسلم علی | ابومسلم نے کہا کہ میں معاویہ پر نعی |
| معاویۃ فقال ان | کرتا ہوں۔ اے معاویہ اگر اچھا |
| عملت خیرا جزیت خیرا | عمل کیا اچھا اجر دیا جائے گا۔ |
| وان عملت سوء جزیت | اگر برا عمل کیا۔ برا بدلہ دیا جائیگا |
| بہ یا معاویۃ لو عدلت | اے معاویہ تو نے تمام اہل ارض پر عدل |
| علی اھل الارض کلھم ثم | کیا اور صرف ایک شخص پر ظلم کیا تو |
| جرت علی رجل واحد | تیرا ظلم تیرے عدل سے بڑھ جائیگا |
| لَمَالَ جورک بِعَدْلِکَ | (کتاب الزہد ص۲۹۳ ایضاً ص۳۱۲) |

# نکیرِ حسن بصری رحمۃ اللہ

بندہ نے اپنی کتاب (استخلاف یزید) میں جو مشہور ناصبی محمود عباسی کے رد میں لکھی ہے۔ ایک عنوان قائم کیا ہے (تنقیح ما نکر علی معاویہ) اور اس کے تحت حضرت حسن بصری کا قول درج کیا ہے کہ حافظ ابن کثیر رقمطراز ہیں۔

| | |
|---|---|
| قد روی عن الحسن البصری انہ کان ینقم علی معاویۃ اربعۃ اشیاء قتالہ علیا وقتلہ حجر ابن عدی واستلحاقہ زیاد | حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ معاویہ پر چار چیزوں کے سلسلہ میں نقمت کرتے ہیں۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ کرنا۔ حجر بن عدی کو قتل کرنا۔ |
| ابن ابیہ ومبایعتہ لابنہ یزید | زیاد ابن ابیہ کی نسب کا (استلحاق) یعنی اسے ابوسفیان کا بیٹا قرار دینا اور اپنے بیٹے یزید کیلئے بیعت لینا۔ |



البدایہ والنہایہ ص ۱۳۰ ج ۸

ابن اثیر نے بھی اپنی تاریخ میں یہ روایت نقل کی ہے۔ دیکھیے تاریخ ابن اثیر ص ۲۰۹ ج ۲

پھر راقم نے ہر چہار چیزوں کی تنقیح میں بسط سے کام کیا۔ اند مسلسل کئی صفحات تک مختلف کتب تواریخ و سیر و احادیث کے حوالہ جات صحابہ تابعین کے اقوال نقل کئے ہیں۔

من شاء فلیطالع ثمہ

# نکیر یزید ابن ربیعہ

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے جن چار اشیاء پر معاویہ کو نقمت کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک چیز کی تفصیل پر ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا جا سکتا ہے۔

حجر ابن عدی کے قتل پہ تو خود معاویہ آخری وقت میں متاسف تھے۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ نے بھی نکیر کی تھی۔ اور بعض دوسرے صحابہ بھی ناراض تھے جیسا کہ استخلاف یزید میں اس کی تفصیل ہے۔

قتال علیؓ کے سلسلہ میں بندہ نے استخلاف یزید میں جو کچھ لکھا ہے اس پر بعض معاندین، معاصرین نے پروپیگنڈہ کیا۔ اور بعض بزرگوں کو بھی غلط فہمی میں مبتلا کر دیا۔ اسی لئے بندہ ایک رسالہ بعنوان (ماقال اصحاب الانابۃ فی مقاتلات الصحابۃ) تصنیف کر دیا۔



[ول]یعہد یزید کے سلسلہ میں (استخلاف یزید) میں جمع کئے [گئ]ے موادیں سے حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ [و ع]بداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی نکیریں بحوالہ صحیح بخاری درج [کی] گئی ہے۔ باقی استلحاق زیاد کے سلسلہ میں بھی بہت سے [بز]رگوں کی آراء استخلاف یزید میں درج کی گئی ہیں۔ ان میں سے صرف یزید ابن ربیعہ ایک شاعر کا قول یہاں درج کر [د]یا جاتا ہے۔

حافظ ابن کثیر نے ابن جریر کے حوالہ سے یزید ابن ربیعہ [ا]یک شاعر جو زیاد کے دو بیٹوں کے ساتھ سجستان ہنسی تھا۔ ایک طویل قصہ لکھا ہے۔ جس میں اس نے اہجار زیاد کی [ک]ی ہے۔ اور معاویہ کو بھی خطاب [کر]کے اشعار کہے ہیں۔ ان میں دو شعر یہ ہیں۔

اتغضب ان یقال ابوک عف
؟ ترضی ان یقال ابوک زانی
فاشهد ان رحمک من زیاد
کرحم الفیل من ولد الاتان

[کیا] غضبناک ہوتا ہے جب کہا جائے۔ کہ تیرا باپ عفیف اور

پاکیزہ ہے۔
کیا تو راضی ہے کہ کہا جائے کہ تیرا باپ زانی ہے۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا رشتہ زیاد کے ساتھ ایسا ہے
جیسا کہ ہاتھی کا گدھی کے بچے کے ساتھ ہے۔

( البدایہ والنہایہ ص ۹۵ ج ۸ )

ان اشعار کو علامہ شوکانی نے بھی نقل کیا ہے۔

( نیل الاوطار ص ۱۲۲ ج ۵ )

اور ان اشعار کو علامہ مناوی نے بھی نقل کیا ہے۔

( فیض القدیر ص ـــ حاشیہ )



## ترجمہ: عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ

نام عبادہ رضی اللہ عنہ باپ کا نام صامت کنیت ابوالولید انصار میں سابق الاسلام ہیں بیعۃ العقبہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر و دیگر مشاہد میں حاضر تھے۔

بارہ نقیبوں میں شامل ہیں۔ بڑی خوبیوں کے حامل ہیں صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، سنن بیہقی اور دوسری کتب احادیث میں ان کے مناقب مذکور ہیں

خود فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اس شرط پر بیعت کی تھی۔ کہ

( نقول بالحق حيثما كنا لا نخاف في الله لومة لائم ) ہم ہر حال میں جہاں بھی ہوں گے۔ حق کہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کریں گے۔ چنانچہ جس صفائی اور بے باکی سے معاویہ پر نکیر کی ہے۔ حق گوئی کا حق ادا کر دیا۔ فرضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعہ

# ترجمہ: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

نام عویمر رضی اللہ عنہ باپ کا نام عامر یا قیس ہے۔
کنیت ابو الدرداء لقب حکیم الامت ہے۔ روایات
میں آتا ہے۔ اس لقب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ملقب فرمایا تھا وکان فقیھاً عاقلاً حکیماً کہ آپ
فقیہ عقلمند اور حکیم تھے۔

فقہ میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ کیونکہ ان کا شمار
ان چھ اصحاب میں ہوتا ہے جو فقاہت میں شہرہ رکھتے ہیں
غزوہ احد میں ان کی شرکت مختلف فیہ ہے۔ اس کے بعد کے
مشاہد میں حاضر تھے۔ شام میں عہدہ قضا پر فائز تھے۔ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ شہادت
عثمان رضی اللہ عنہ سے سال یا دو سال پہلے فوت ہوئے۔
ربو کے سلسلہ میں معاویہ پر نکیر کی ہے
رضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعہ ::



# ترجمہ: حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اسم مبارک سعد اسم باسمی کنیت ابو اسحاق ہے۔
باپ کا نام مالک اور کنیت ابو وقاص ہے۔

خاندان قریش سے ہیں۔ السابقون الاولون میں
ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ، ابوبکر صدیق
علی المرتضیٰ، زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہم کے بعد اسلام لائے
اس وقت ان کی عمر سترہ برس تھی۔ اپنے اسلام لانے کا واقعہ
خود بیان فرماتے ہیں۔

کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ظلمت اور تاریکی چھائی ہوئی
ہے۔ کچھ نظر نہیں آتا۔ ناگہاں چاند آب و تاب کے ساتھ نمودار
ہوا۔ روشنی پھیل گئی۔ میں چاند کی طرف لپکا۔ میں نے دیکھا کہ
تین شخص مجھ سے سبقت کر چکے ہیں۔ ابوبکر الصدیق، علی المرتضیٰ
زید ابن حارثہ۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ کب پہنچے۔ کہنے لگے
ابھی ابھی۔ میں بیدار ہوا۔ مجھے خبر لگی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
خفیہ طور پر اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔ میں نے اجیاد پہاڑی

کی گھاٹی میں آپ سے ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ جب
ماں کو میرے مسلمان ہونے کی خبر لگی۔ تو وہ ناراض ہوگئیں اور
کھانا پینا چھوڑ دیا۔ میں ماں کا اطاعت گزار فرزند تھا۔ بڑی منت
سماجت کی مگر ماں نہ مانی۔ بڑی مشقت برداشت کی۔ مجھے
عار دلائی جاتی تھی کہ ماں کو قتل کر دینے والا ہے۔ میں نے ماں
کی خدمت میں عرض کی کہ امی جان یہ رویہ چھوڑ دیں۔ اپنی جان
ہلاکت میں نہ ڈالیں (فانی لا ادع دینی) کہ میں اپنا
دین کسی صورت میں ترک نہیں کرتا۔ واللہ لو کانت
لک الف نفس فخرجت نفساً نفساً ما ترکت
دینی لشیئ۔

اللہ قسم اگر تیری ہزار جانیں بھی ہوں اور ایک ایک جان
یکے بعد دیگر ختم ہو جائے جب بھی میں اپنے اس دین کو نہیں
چھوڑ سکتا۔

بالآخر ماں نے کھانا پینا شروع کر دیا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ سورہ لقمان کی یہ آیت میرے بارے
میں اتری ہے۔

وان جاهداك على ان تشرك بي ما ليس لك به علم



فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا

اس کے بعد بھی بڑی مشکلات کا سامنا کیا اور مستقیم رہے
ہجرت کی اور بدر، احد، خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔

ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا
ارم فداک ابی وامی۔ تیر پھینک۔ میرے ماں باپ
تجھ پہ قربان۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے نہیں سنا
کہ حضور نے یہ کلمات کسی دوسرے کے حق میں کہے ہوں۔ مگر
ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ
عنہ کے لئے بھی حضور نے یہ کلمات فرمائے ہیں۔ بہرحال بڑی
سعادت مندی ہے۔ جسے خدا دے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان دس خوش نصیب بزرگوں
میں سے ہیں۔ جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت
دی تھی اور ان چھ بزرگوں میں سے ہیں جنہیں حضرت عمر فاروق رض

نے مشورے کیلئے منتخب فرمایا تھا۔ اور فرمایا تھا

توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ھو عنہم راض

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تو
آپ الاسے راضی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی
آپ نے جہاد کیا اور بالخصوص عہد فاروقی میں بڑے معرکے
سر کئے۔ مولانا سید محمد میاں صاحب لکھتے ہیں۔

کوفہ کا گورنر فولادی انسان ہے۔ جس کا نام سعد ابن ابی
وقاص ہے۔ جس کو فاتح عراق کہا جاتا ہے۔ جس نے تاریخ
عراق کی سب سے بڑی جنگ قادسیہ میں دشمن کے پرخچے اڑا دیئے
تھے۔ جس کی نظر صرف مادی طاقت پر نہیں تھی بلکہ مادی طاقت سے
بالا روحانی اور ملکوتی طاقت پر ان کو اعتماد ہے۔ کہ پایۂ تخت
کسریٰ یعنی مدائن پر حملہ کرنے چلے تو اتفاق سے دریائے دجلہ
بھی دشمن کی پناہ بننے لگا۔ اس میں شدید طغیانی آگئی تھی ٹھاٹھیں
مارتی ہوئی موجیں بہت دور تک پھیل گئی تھیں۔ شدت طغیانی
کے سبب پانی کالا ہو گیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ)



دنیا کی تاریخ ہمیشہ اس فرشتہ صفت جرنیل کی شجاعت
اور اس کی غیر معمولی ذہانت و اعتماد علی اللہ کو حیرت کی نگاہ
سے دیکھتی رہی ہے۔ کہ جب اس کی نظر اس ہیبت انگیز غیر معمولی
طغیانی پر پڑی تو خوف و ہراس کی بجائے قوت ایمانی نے
ان کے اندر بے پناہ ولولہ خدائیت پیدا کر دیا۔ انہوں نے
ایک آواز دی کون ہے جو میرے ساتھ اپنا گھوڑا دریا میں ڈالتا
ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ کہ ساتھ ہی آپ نے یہ الفاظ بھی
زبان سے ادا کئے۔

نستعین باللہ و نتوکل علیہ حسبنا
اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم (آمین)

(البدایہ والنہایہ ص۱۵ ج ۷)

ہم اللہ کی مدد مانگتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہمارے
لئے اللہ کافی ہے۔ وہ بہت ہی اچھا ذمہ دار ہے۔ اللہ کی مدد کے
سوا ہمارے اندر کوئی طاقت ہے نہ قوت پھر کیا تھا بقول اقبالؒ

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

ایرانی اس منظر کی تاب نہ لا سکے تو بھاگے ۔ اور کہنے
گے ۔ قسم بخدا انسان نیند جنات اُزند
( شواہد تقدس ص۲۵/۲۶ )

آپ کا مستجاب الدعوات ہونا بھی ایک معروف
حقیقت ہے ۔ جس کے شواہد ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
دور خلافت کے آخری ایام میں کچھ دل برداشتہ ہو گئے تھے ۔ شہادت
عثمان کے بعد قطعی طور پر سیاست سے دست کش ہو کر گوشہ
نشین ہو گئے تھے ۔ بیٹے عمر ابن سعد نے کوشش کی تھی کہ آپ کو پھر
سیاست میں گھسیٹ لائے مگر وہ ناکام ہو گیا ۔ صحیح مسلم میں ،
روایت ہے کہ ایک دفعہ دور سے عمر ابن سعد کو آتا ہوا دیکھا
تو فرمایا ۔ اعوذ باللہ من شر ھذا الراکب ۔ میں اس سوار
کے شر سے پناہ مانگتا ہوں ۔ صحیح مسلم ہی کی ایک روایت ہے کہ آپ
نے سب علیؓ کے سلسلہ میں معاویہ پر نکیر کرتے ہوئے فرمایا تھا

لا ادخل علیک دارا بعد ھذا الیوم ؛
میں آج کے بعد کبھی تجھ پر کسی گھر میں داخل نہیں ہوں گا ÷
فرضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعہ ؛

۱؎ یہ الفاظ صحیح مسلم میں نہیں ہیں بلکہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ج ۷ میں بحوالہ ابو زرعہ دمشقی نقل کیے ہیں ۔



# ترجمہ سعید ابن زید رضی اللہ عنہ

اسم مبارک سعید اسم بامسمیٰ ابو الاعور باپ کا نام زید ہے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں ۔ نیز ان
کے بہنوئی ہیں کہ فاطمہ بنت خطاب ان کی زوجہ تھیں ، موصوف
نے اسلام کی طرف سبقت کی بلکہ حضرت عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا باعث بھی یہی ہیں ۔ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مشہور ہے ۔

غزوہ بدر کے ماسوا جملہ مشاہد میں حاضر تھے ۔ لیکن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرکت بدر کے اجر
اور مال غنیمت میں حصہ دار فرمایا ۔ گویا حکماً شریک بدر تھے
وجہ اس کی یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
ایک دوسرے صحابی کی معیت میں ایک خدمت انجام دینے
کے لئے شام کی طرف بھیجا تھا ۔

عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں ۔ بلکہ خود بھی اس روایت
کے راوی ہیں ۔ قعنبہ ولیعہدی یزید کے مخالف تھے اور سب
علیؓ کے سلسلہ میں ان سے برافروختگی اور نکیر کی سعادات ثابت ہیں ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں انتقال فرمایا
رضی اللہ عنہ ۔

# ترجمہ : ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ

نام خالد باپ کا نام زید
کنیت ابوایوب انصار میں سابق الاسلام ہیں ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے ہر شخص خواہشمند تھا ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں نزول فرمائیں کہ میزبانی کا شرف اسے حاصل ہو ۔ مگر ازل سے یہ شرف ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کے مقدر میں تھا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سواری ناقہ جہاں بیٹھ جائے ۔ میں وہیں اتروں گا ۔ ( فانہا ماموره )
کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہے ۔ چنانچہ آپ کی ناقہ حضرت ابوایوب کے مکان کے سامنے آکر بیٹھ گئی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا ۔ اس لئے آپ میزبان رسول کے لقب سے مشہور رہیں ۔
جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معیت شریک جہاد رہے آپ کے بعد بھی جہاد فی سبیل اللہ کا شغف رہا ۔



یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں عہد معاویہ میں قسطنطنیہ پر آخری لشکر میں شریک تھے ۔ جب فوت ہوئے تو وصیت فرمائی کہ مجھے دشمن کی حدود تک لے جا کر دفن کیا جائے چنانچہ قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کئے گئے ۔
فرضی اللہ عنہ
جمل ، صفین اور نہروان کی جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ۔ اور معاویہ کے دور خلافت میں ان کے دربار میں حاضری کا موقعہ ملا ۔ کچھ ضرورت پیش کی ۔ معاویہ نے سماعت نہیں فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یاد دلائی ۔ معاویہ کے جواب پر برافروختہ ہوگئے ۔ اور تلخی کے ساتھ نکیر فرمائی ۔ اور دربار سے نکل آئے ۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دلجوئی فرمائی ۔ اور ہر قسم کی ضروریات کو پورا فرمایا ۔ اور ان کی استراحت کے لئے اپنا مکان خالی کر دیا تھا کہ میں آپ کے ساتھ یہی سلوک کروں گا جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا
رضی اللہ عنہم اجمعین

# ترجمہ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ

اسم مبارک محمد ہے رضی اللہ عنہ ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسم گرامی کے ساتھ موافق ہے ۔

باپ کا نام مسلمہ ہے ۔ کنیت ابوعبد اللہ ہے ۔ بعثت سے
بائیس سال پہلے پیدا ہوئے ۔ انصار میں سے سابق الاسلام ہیں
غزوہ بدر و دیگر مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب
رہے ۔ مگر غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت
سے شامل ہوئے فضلاء صحابہ سے تھے اور بعض اوقات رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ میں اپنی نیابت میں چھوڑ کر کسی
غزوہ میں تشریف لے گئے ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعض مہمات میں
ان سے استعانت لی ہے ۔

جنگ جمل اور صفین میں کسی طرف شریک نہیں رہے
سنہ ۴۳ھ صفر کے مہینہ میں تقریباً ستتر برس کی عمر پاکر دنیا
سے رخصت ہوئے ۔ کتب سیر کی بعض روایات میں ہے



کہ اہل شام نے انہیں قتل کر دیا تھا ۔ وجہ قتل معلوم نہ ہو سکی ۔
دربار معاویہ میں کعب ابن الاشرف یہودی کے قتل
کے سلسلہ میں ایک تلخ اور ناخوشگوار گفتگو پہ معاویہ
پر نقمت کی ہے ۔
بہرحال عاش حمیداً و مات شہیداً

فرضی اللہ عنہ ورزقنا اتباعہ

# ترجمہ : مقدام ابن معدیکرب
## رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام مقدام رضی اللہ عنہ باپ کا نام معدیکرب
کنیت ابو یحییٰ ۔
صغیر السن صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے احادیث روایت کی ہیں ۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا
کے ساتھ جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان
کے نرمے کو پکڑا اور میرے چچا کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تو
گمان کرتا ہے کہ یہ بات کو یاد رکھے گا پھر آپ نے محشر کا ذکر فرمایا
ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ معاویہ
کے دربار میں بعض دیگر ساتھیوں کے ہمراہ داخل ہوئے اور حضرت
حسن ابن علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے تذکرہ میں ایک ناخوشگوار
گفتگو ہوئی تو برہم ہوگئے ۔ اور معاویہ پر نکیر کی
اکانوے برس کی عمر میں ۸۷ھ میں یا اس کے لگ بھگ وفات پائی ؛



# ترجمہ : ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ

اسم مبارک سعید رضی اللہ عنہ باپ کا نام مالک رضی اللہ عنہ
کنیت ابوسعید ہے ۔ اور کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہیں ۔
انصار میں سے ہیں اور اپنے جد اعلیٰ خدرہ کی طرف سے منسوب
ہوکر خدری کہلاتے ہیں ۔ ان کے والد بزرگوار حضرت مالک ابن
سنان صحابی تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔ بارہ غزوات
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ۔ اول مشہد
غزوہ خندق ہے کثیر الروایۃ ہیں ۔ متعدد صحابہ اور
تابعین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ۔
جمل ، صفین اور نہروان کی جنگوں میں حضرت علی المرتضیٰ
کے ساتھ تھے ۔ خوارج کے متعلق پیش گوئی کی معروف حدیث
( یمرقون من الدین کما یمرق السھم
من الرمیۃ ) کے راوی ہیں ۔ اور حدیث بیان کرنے
کے بعد فرمایا کرتے تھے ۔
اشھد انی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم هذا الحدیث واشهد ان علی
ابن ابی طالب قاتلهم وانا معه ؛
میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ حدیث سنی اور گواہی دیتا ہوں کہ علی ابن ابی
طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا اور میں ان کے
ساتھ تھا۔ اور پھر جب معاویہ خلیفہ
ہو گئے تو ایک مسئلہ میں ان پر نکیر کی ہے۔

اور یزید کے عہد حکومت پر منطبق ہونے والی بعض
احادیث کو بھی روایت کیا ہے۔ ۶۳ھ یوم حرہ کو جب
یزیدی فوج مدینہ پر حملہ آور ہوئی تو بھاگ کر ایک غار میں
چھپ گئے۔ تلوار نیام میں داخل کر لی۔ ایک شامی مرد بھی
پیچھے جا پہنچا۔ فرماتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ اس نے
تلوار نیام سے نکالی اور مجھے قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے
تو میں نے یہ آیت پڑھی۔

انی ارید ان تبوء باثمی واثمک فتکون
من اصحاب النار وذالک جزاء الظلمین ؛
میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ کے ساتھ



لوٹے۔ پس ہو جائے اہل نار میں سے اور یہی جزا ہے ظالموں کی
اس کو شاید رحم آگیا۔ اس نے دریافت کیا تو کون
ہے ! میں نے کہا میں ابو سعید الخدری ہوں۔ اس نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی۔ میں نے کہا ہاں !
پس وہ چھوڑ کر چلا گیا۔

۷۴ھ میں چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

( ورزقنا اتباعه )

# ترجمہ: ابُوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ

نام میں اختلاف ہے۔ بعض حارث کہتے ہیں۔ اور بعض
نعمان۔ باپ کا نام ربعی ہے۔
کنیت ابوقتادہ ہے۔ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ لقب
فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انصاری ہیں۔ غزوہ بدر کی حاضری میں اختلاف کیا گیا
ہے۔ لیکن بعض آثار سے راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدری
صحابی ہیں۔ بقیہ تمام مشاہد میں بالاتفاق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔
اور فارس رسول اللہ کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں
حضرت ابوقتادہ خود بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے
مجھے دیکھا اور دعا دی۔ اللھم بارک فی
شعرہ و بشرہ۔ اے اللہ اس کے بالوں
اور چہرے میں برکت دے۔ اور پھر مخاطب ہو کر فرمایا



افلح وجھک۔ کامیاب ہو تیرا چہرہ۔
میں نے کہا! یا رسول اللہ اور آپ کا وجہ مبارک:
آپ نے فرمایا قتلت مسعدۃ تو نے مسعدہ کو قتل کیا میں
نے عرض کی ہاں! میں نے قتل کیا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا
تیرے چہرے پہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ تیر لگنے کی خراش ہے
آپ نے فرمایا (ادن) قریب ہو! پس قریب ہوا۔
فبصق علیہ فما ضرب علی قط ولا قلح
پس آپ نے اس پر تھوکا۔
جمل، صفین، اور نہروان میں حضرت علی کے ساتھ
تھے۔ سنہ ۵۴ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے۔ اور معاویہ
کی خلافت میں معاویہ کے ساتھ ایک تلخ..
گفتگو کا تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں ملتا ہے۔
اور بعض نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت
میں فوت ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی
اور چھ تکبیریں کہیں اور فرمایا یہ بدری صحابی تھے۔ یہ شعبی کی
روایت ہے۔ مگر درست معلوم نہیں ہوتی۔
راقم السطور کا اپنا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جنازہ

پڑھانا اور چھ تکبیریں کہنا اور فرماتا کہ یہ بدری صحابی ہے ۔
ابو فضالہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ وہ یقیناً بدری تھے ۔ اور یقیناً
صفین میں شہید ہوئے ۔ ابو فضالہ رضی اللہ عنہ کی جگہ ابو قتادہ
رضی اللہ عنہ کا نام آگیا ہے ۔

واللہ اعلم بالصواب



## ترجمہ : عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے
ہیں ۔ انہوں نے ہجرت کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہے ۔ بعض روایات میں صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے ۔

صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھدنۃ
الحدیبیہ من اشجع رجال قریش وارماھم
بسھم ۔

قریش کے شجاع لوگوں میں ان کا شمار تھا ۔ اور نہایت
تیر انداز تھے ۔ جنگ جمل میں ام المومنین کے ساتھ تھے ۔
یزید ابن معاویہ کی ولی عہدی کے خلاف تھے ۔ چنانچہ مروان
ابن الحکم کے خطبہ کے درمیان ہی بول پڑے تھے ۔

أ ھرقلیۃ ھذا کیا یہ ہرقلیت ہے
کہ باپ بیٹے کو نامزد کردے ۔ تفصیل کے لئے
دیکھیں استخلاف یزید ص۲۹۴ )

مکہ مکرمہ کے قریب ناگہانی موت کا شکار ہوئے ۔ اور پھر مکہ مکرمہ لائے گئے ۔ اور دفن کئے گئے ۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب حج کے لئے مکہ آئیں ۔ تو ان کی قبر پر حاضر ہوئیں ۔ اور نہایت دردناک شعر پڑھے ۔ اور خطاب کر کے کہا ۔

اے بھائی ! اگر میں تیری موت کے وقت حاضر ہوتی ۔ تو تجھے وہیں دفن کرواتی ۔ جہاں تیری موت واقع ہوئی ۔ اور پھر دوبارہ تیری قبر پر نہ آتی ۔ تاریخ وفات عام طور پر ۵۳ھ ذکر کی جاتی ہے ۔

مگر یہ غلط ہے کیونکہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے ۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی ۔

رضی اللہ عنہم اجمعین



# ترجمہ : عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ۔ دس برس کی عمر میں ہجرت کی ہے ۔ غزوہ بدر میں صغیر سمجھے گئے ۔ لہذا شریک نہ ہو سکے ۔ بقیہ مشاہد میں شریک تھے ۔ بعض روایات میں ان کی فراست کا تذکرہ ہے ۔

خانہ جنگیوں میں معتزل رہے ۔ کسی طرف شریک نہ ہوئے ۔ مگر آخری عمر میں کہا کرتے تھے ۔

ما آسى على شئ الا انى لم اقاتل الفئة الباغية :

مجھے کسی چیز پر افسوس نہیں ۔ مگر یہ کہ میں فئۃ باغیہ کے ساتھ قتال نہ کر سکا ۔ قضیۂ ولی عہدی کے سخت مخالف تھے ۔ چنانچہ جب معاویہ مدینہ میں فضا ہموار کرنے کے لئے آئے ۔ صحیح بخاری کی روایت ہے ۔

خطب معاوية (خطبہ معاویہ) لما تفرق الناس من تكلم فليطلع قرنه فلنحن احق بهذا الامر منه ومن ابيه .

جو کلام کرنا چاہے ۔ سر آگے بڑھائے ۔ ہم اس امر خلافت
کے اس سے اور اس کے باپ سے بھی زیادہ مستحق ہیں ۔ حضرت
عبداللہ فرماتے ہیں ۔ کہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ أحق بهذا الامر
من قاتلك واباك على الاسلام اس امر خلافت کا زیادہ
حقدار وہ شخص ہے جس نے تیرے ساتھ اور تیرے باپ کے
ساتھ اسلام پر جنگ کی ۔ مگر میں اشاعت فتنہ کی وجہ سے خاموش
ہو گیا ۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ۔ (استخلاف یزید)

۸۴ھ برموقعہ حج حجاج ابن یوسف نے انہیں ایک
نکیر کے سلسلہ میں برہم ہو کر زہر آلود نیزہ مروایا جس کی وجہ
سے ان کی موت واقع ہوئی ۔

کہتے ہیں حجاج ان کی عیادت کیلئے آیا اور کہا کہ مجھے معلوم
ہو کہ کس نے تجھے نیزہ مارا تو میں اس کو سنگین سزا دوں ۔ حضرت
کو معلوم نہ تھا کہ یہ کارستانی اسی کی ہے ۔ تاہم فرمایا انت اصبتنی
تو نے ہی مجھے نیزہ مارا اگر تو نیزے لانے کی اجازت نہ دیتا تو مجھے
یہ نیزہ کس طرح لگ جاتا ۔

قربان تیری حق گوئی پر :
رضی اللہ عنہ :



# ترجمہ :۔ اسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ

حضرت اسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ السابقون
الاولون میں سے ہیں ۔

وكان شريفا في قومه في الجاهلية
والاسلام ہیں ۔ يعد من عقلائهم اپنی قوم
میں شریف تھے ۔ جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور اپنی
قوم کے عقلمند اور اصحاب الرائے حضرات میں ان کا شمار تھا
( وكان احداً من الانصار الذين بايعوا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبه )
اور ستر انصار میں سے ایک تھے ۔ جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ اور بارہ نقباً
میں سے ایک تھے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخاۃ کے سلسلہ
میں انہیں زید بن حارثہ کا بھائی قرار دیا تھا ۔ حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے کہ ایک اندھیری رات میں حضرت

السید رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے۔ جب اپنے گھروں میں جانے کے لئے اٹھے۔
تو ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی (یعنی بیٹری کا کام دینے لگی) جب
دونوں کے راستے الگ الگ ہوگئے۔ تو دوسرے کی لاٹھی بھی
روشن ہوگئی۔

عبدالرحمٰن ابن ابی لیلی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
حضرت اسید ہنس مکھ ظریف الطبع اور مرد صالح تھے۔ ایک
دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں قوم کو ہنسی کی
باتیں سنا کر ہنسا رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کی کوکھ میں طعن کیا۔ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(اوجعتنی) آپ نے مجھے تکلیف دی، درد پہنچایا۔ آپ
نے فرمایا قصاص لے لے۔ کہنے لگے۔ آپ پر قمیص ہے اور مجھ
پر قمیص نہیں ہے۔ آپ نے قمیص اتار دی۔ پس یہ آپ کے
ساتھ لپٹ گئے۔ اور آپ کی کوکھ کو چومنے لگ گئے۔ اور کہا

ارحت بھذا یا رسول اللہ
سبحان اللہ کتنی محبت اور صداقت ہے



## ترجمہ: السید ابن ظہیر رضی اللہ عنہ

اسد الغابہ میں ان کا مختصر تذکرہ ہے۔
هو اخو انس ابن ظهير لابيه وامه
کہ یہ انس ابن ظہیر کے عینی بھائی ہیں۔
استصغر يوم الاحد و شهد الخندق
غزوہ احد میں صغیر ہونے کی وجہ سے شریک نہ کئے گئے
اور غزوہ خندق میں شریک تھے۔
عبدالملک ابن مروان کے عہد حکومت میں وفات
پائی۔ مروان ابن حکم کی خط وکتابت کا تذکرہ اسید ابن
حضیر کے روایت سے یا اسید اخی رافع کے
ترجمہ میں جو کیا گیا ہے۔ وہ غالباً غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔
اصل واقعہ ان کا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ ان کی استقامت
فی الدین کی بین دلیل ہے۔
فرضی اللہ عنہ وارزقنا اتباعہ۔

# ترجمہ: عبدالرحمٰن ابن حسانؓ

حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ جو معروف صحابی
ہیں۔ شاعر رسول کے لقب سے ملقب ہیں۔ مدح رسول
میں شعر کہتے تھے۔ اور مشرکین کی اذیت سے مدافعت کرتے
تھے۔ حضورؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

**اللھم ایدالحسان بروح القدس**

حضرت عبدالرحمٰن ان کے صاحبزادے اور انہیں بھی شعر
کہنے کا کافی دسترس تھی۔

۱) پیدائش میں اختلاف ہے۔ بعض نے تصریح کی
ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی پیدا ہوتے
مگر روایت کے لحاظ سے ان کا شمار من ثقات التابعین
ہے۔ معاویہ کی گفتگو جب ابو قتادہ
سے ہوئی جس کا تذکرہ نکیر ابی قتادہ رضی اللہ عنہ میں کیا
گیا ہے جب انہیں اس کی اطلاع ملی تو مندرجہ ذیل اشعار
کہے اور معاویہ کو پیغام بھیجا۔



الا ابلغ معاویہ ابن صخر
امیر المومنین عنی کلامی!
نانا صابرون ومنظروکم
الی یوم التغابن والخصام!

ان اشعار میں حضرت عبدالرحمٰن ابن حسان رضی اللہ
عنہ نے انصار کی مدافعت کرکے معاویہ
کو ان کی تعریض کا جواب دیا ہے۔

فرضی اللہ عنہ!

# ترجمہ ، حضرت حسن بصریؒ

نام حسن اور کنیت ابوسعید ہے ۔ باپ کا نام یسار اور کنیت ابوالحسن ہے ۔ ماں کا نام خیرہ ہے ۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں ۔

سنہ ۲۱ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تحنیک کی ۔ ماں چونکہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھیں ۔ اس لئے انہیں بھی ام المومنین کی زیر سرپرستی تربیت پانے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ بلکہ کتب سیر میں لکھا ہے ۔ کہ ان کے زمانہ رضاعت میں کبھی کبھی ان کی ماں اپنی غیبوبۃ میں انہیں ام المومنین کے حوالے کر جاتیں اور ام المومنین انہیں بہلانے کے لئے گاہے گاہے اپنی چھاتی سے پیوست کر لیتیں ۔ اور اپنے پستان مبارک ان کے منہ میں دے دیتیں ۔ شاید اسی کی برکت ہے کہ علم و فضل زہد و تقویٰ میں تابعین میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے ۔ متعدد



صحابہ کرام سے شرف ملاقات و تلمذ حاصل ہوا ۔ اور وقت کے امام تھے ۔

شہادت عثمان کے بعد بصرہ آ کر رہائش اختیار کر لی تھی ۔ اسی نسبت سے بصری کہلاتے تھے ۔ مدینہ میں جس روز اہل مدینہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی ۔ ان کی عمر اس وقت چودہ برس یا پندرہ برس تھی ۔ فرماتے ہیں ۔

رأیت الزبیر یبایع علیاً ( میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے دیکھا )

بوادر النوادر مولانا اشرف علی تھانوی ؒ بحوالہ تہذیب التہذیب ص ۲۶۶ ج ۲ مراسیل ابن ابی حاتم ص ۲۶

کثیر التعداد تابعین و تبع تابعین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ۔ اور ان کی مرویات میں بعض روایتیں بھی ہیں ۔ چنانچہ مولانا یحییٰ کاندھلویؒ اپنی تصنیف ( الکوکب الدری ) جو در حقیقت قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے افادات کا مجموعہ ہے ۔ لکھتے ہیں ۔

انما کان یفعل ذلک لانہ کان زمان خلافۃ معاویۃ

حضرت حسن بصری بعض حدیثوں کو عنعنہ سے بیان

# ترجمہ حضرت حسن بصریؒ

نام حسن اور کنیت ابوسعید ہے۔ باپ کا نام یسار اور کنیت ابوالحسن ہے۔ ماں کا نام خیرہ ہے۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔

۲۱ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تحنیک کی۔ ماں چونکہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھیں۔ اس لئے انہیں بھی ام المومنین کی زیر سرپرستی تربیت پانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بلکہ کتب سیر میں لکھا ہے۔ کہ ان کے زمانہ رضاعت میں کبھی کبھی ان کی ماں اپنی غیبوبت میں انہیں ام المومنین کے حوالے کر جاتیں اور ام المومنین انہیں بہلانے کے لئے گاہے گاہے اپنی چھاتی سے پیوست کر لیتیں۔ اور اپنے لپستان مبارک ان کے منہ میں دے دیتیں۔ شاید اسی کی برکت ہے کہ علم وفضل زہد وتقویٰ میں تابعین میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ متعدد



صحابہ کرام سے شرف ملاقات وتلمذ حاصل ہوا۔ اور وقت کے امام تھے۔

شہادت عثمان کے بعد بصرہ آکر رہائش اختیار کر لی تھی۔ اسی نسبت سے بصری کہلاتے تھے۔ مدینہ میں جس روز اہل مدینہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ ان کی عمر اس وقت چودہ برس یا پندرہ برس تھی۔ فرماتے ہیں۔

رایت الزبیر یبایع علیاؓ میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے دیکھا

بوادر النوادر مولانا اشرف علی تھانوی مع بحوالہ تہذیب التہذیب ص۲۶۶ ج ۲ مراسیل ابن ابی حاتم ص۲۶

کثیر التعداد تابعین وتبع تابعین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان کی مرویات میں بعض روایتیں بھی ہیں۔ چنانچہ مولانا یحییٰ کاندھلویؒ اپنی تصنیف (الکوکب الدری) جو در حقیقت قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے افادات کا مجموعہ ہے۔ لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| انما کان یفعل ذلک | حضرت حسن بصری بعض |
| کان زمان خلافت معاویۃ | حدیثوں کو عنعنہ سے بیان |

واتباعه لمخافة فی روایتة عن علی وقوع فتنة فنعنعن

کرتے ہیں۔ اور انہیں رسل کر دیتے ہیں۔ صحابی کا نام نہیں لیتے۔ محض اس لئے کہ وہ معاویہ اور ان کے اتباع کا دور تھا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام سے روایت کرنے میں فتنہ کا اندیشہ تھا۔ پس عنعنہ سے روائیت کرتے تھے۔

مولانا محمد ذکریا صاحب اس کے تعلیقہ میں لکھتے ہیں۔

فعی هامش الخلاصة من تهذیب الکمال قال یونس ابن عبید سالت الحسن قلت یا ابا سعید انک تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانک لم تدرکه قال یا ابن اخی لقد سالتنی ما سالنی عنه احد قبلک ولو لا

خلاصہ تہذیب الکمال کے حاشیہ میں ہے۔ کہ کہا یونس بن عبید نے کہ میں نے حسن بصری سے سوال کیا۔ میں نے کہا کہ اے ابوسعید تو کہتا ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حالانکہ تو نے آپ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ کہا اے بھتیجے تو نے مجھ سے وہ سوال کیا کہ تجھ سے پہلے یہ سوال مجھ سے کسی نے نہیں کیا۔



منزلتک منی ما اخبرتک انی فی زمان کما تری فی عمل حجاج کل شی سمعتنی اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهو من علی ابن ابی طالب غیر انی فی زمان لا استطیع ان اذکر علیا رضی اللہ عنه

الکوکب الدری ص۱۰۱ الجز الاول حاشیہ تہذیب تہذیب الکمال ص۲۲

اور اگر تیرا مرتبہ میرے نزدیک یہ نہ ہوتا۔ تو میں تجھے خبر نہ دیتا۔ تحقیق میں ایسے زمانہ میں ہوں جیسے کہ تو دیکھ رہا ہے کہ وہ حجاج کی گو۔ نری کا زمانہ تھا۔ ہر وہ چیز جو تو مجھ سے سنے کہ میں کہتا ہوں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ علی ابن ابی طالب کی وساطت سے ہے مگر میں ایسے زمانہ میں ہوں کہ حضرت علی رض کا نام نہیں لے سکتا

---

ایسے اندوہناک حالات میں بھی اگر آپ معاویہ پر نقرت کرتے تھے تو معلوم ہوا۔ کہ ان کے نزدیک یہ چار اشیاء اشد ترین منکرات میں سے ہیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے باب میں سکوت نہیں کیا جا سکتا۔

# ما قال اصحاب لانابة

## فی مقاتلات الصحابة

"استخلاف یزید" کی اشاعت پر قصر ناصبیت میں زلزلہ کا سماں پیدا ہو گیا۔ نیز بعض نام نہاد "سنی" بھی غصہ میں مغلوب ہو کر اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر اتر آئے۔ مجھ پر بہت سے الزامات عائد کر ڈالے منجملہ ان الزامات کے ایک یہ ہے کہ میں نے معاویہ کو باغی کہہ کر گستاخی اور سوقیانہ حرکت کی ہے۔ اس مختصر رسالہ میں چند ایسے اقوال جمع کئے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ کرام، آئمہ دین اور علماء امت نے معاویہ کے امیر علی سے قتال کو کس نگاہ سے دیکھا اور اس کے متعلق کن الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کی۔ مقصد یہ ہے کہ میں تو محض ناقل ہوں، قائل تو سلف صالحین ہیں۔



# البطش الشدید

## علی القول السدید

ترجمان اہل سنت حضرت مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری کی کتاب "استخلاف یزید" جس نے قصر ناصبیت میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا، سے گھبرا کر بعض نواصب نے استخلاف یزید کے چند اقتباسات سیاق و سباق سے کاٹ کر بعض مفتیان کرام سے مصنف استخلاف کے بارے میں فتویٰ طلب کیا کہ قابل امامت نہیں شیعہ ہے وغیرہ، اور القول السدید کے نام سے ان فتاویٰ کو شائع کر دیا۔ شاہ صاحب موصوف نے البطش الشدید میں ان عبارات کی وضاحت کی ہے جن پر وہ لوگ معترض ہوئے ہیں اور اصحاب القول السدید کے اس ناروا کام کے اصل محرکات کو واضح کیا ہے۔

عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز

المشتہر: شاہ ولی اللہ ستر طن کشہڑہ نزد فتح جنگ ضلع اٹک

# البیان الاظہر

# لکشف مکائد مظہر

میری کتاب " استخلاف یزید " پر بعض نواصب چیں بجبیں ہوئے۔ قاضی مظہر حسین صاحب اگرچہ تحریک خدام اہل سنت کے بانی ہیں، لیکن نہ معلوم کن دواعی کے پیش نظر میری بعض عبارات پر ناروا تنقید کر دی اور مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے معاویہ کی توہین کی ہے۔ اور اس الزام تراشی میں فریب و خیانت سے بھی دریغ نہیں کیا۔

قاضی صاحب کی غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کو اس کتاب میں اجاگر کر کے عالمانہ طرز پر ان کی تردید کی گئی ہے۔

بہت جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو رہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ



## ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

مولانا سید لال شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے اپنی کتاب استخلاف یزید میں طبع ثانی کے ساتھ ایک ضمیمہ شائع فرمایا مولانا بخاری مرحوم مغفور اس وقت زندہ تھے اس بارے میں ان سے گفتگو مفصلاً ہوئی تھی ان کی رحلت کے بعد نواصب کے بعض خفیہ ایجنٹوں نے مولانا بخاری کے رسالہ سرورکائنات کے لعاب دہن کے برکات کے ساتھ اس ضمیمہ کو دوبارہ شائع کیا ہے تاہم نواصب کے ان خفیہ ایجنٹوں کی طرف سے ان کی یہ مذموم کارروائی آواز سگاں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تاہم بعض قلوب میں شبہات پیدا ہوتے ہیں اس لیے ان شبہات اور نواصب کے شیطانی وسوسہ کا ازالہ ضروری ہے اس لیے مندرجہ بالا عنوان کے تحت چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

(۱) یہ حقیقت ہے کہ تاریخ النواصب کے مصنف کی حصہ اول کی اشاعت کے لیے مولانا بخاری مرحوم و مغفور نے گرانقدر رقم تاریخ النواصب کے مصنف بہا اور دم عبدالقیوم صاحب علوی کو عنایت فرمائی تھی تاریخ النواصب کے اکثر و بیشتر مضامین میری موجودگی میں حکیم عبدالقیوم صاحب نے مولانا بخاری کو سنائے تھے۔ مولانا بخاری نے کوئی بازپرس نہ کی تھی بلکہ یہ فرمایا تھا کہ اگر نواصب نے آپ

کے خلاف مقدمہ کیا تو مقدمہ کے تمام اخراجات میں برداشت
کروں گا۔

(۲) ماہنامہ بینات کراچی میں مولانا یوسف لدھیانوی صاحب
کا تنقیدی مضمون تاریخ النواصب پر شائع ہوا۔ ماہنامہ
بینات مولانا بخاری کے نام باقاعدہ جاری تھا۔ مولانا
بخاری کو رسالہ موصول ہوا تو مجھے ٹیلیفون پر طلب فرمایا
حاضر خدمت ہوا تو فرمایا ابھی راولپنڈی جا کر عبدالقیوم
علوی کو بلا کر لاؤ۔ میں اسی وقت راولپنڈی کے لیے
روانہ ہوگیا۔ بعد از نماز مغرب ہم واپس واہ کینٹ آئے
تو نماز عشاء کے بعد مولانا بخاری نے ماہنامہ بینات میرے
حوالہ کیا اور فرمایا کہ تم اسے پڑھو۔ میں نے مضمون کو پڑھا
تو مولانا بخاری مرحوم نے عبدالقیوم صاحب علوی کو فرمایا
کہ یوسف لدھیانوی صاحب کو اس کا مفصل جواب تحریر کردو۔
اور جواب میں فلاں فلاں باتیں اور فلاں فلاں حوالے ضرور
تحریر کرنا امید ہے یوسف لدھیانوی صاحب جواب نہیں
دے پائیں گے۔ اگر انہوں نے جسارت کی تو دوبارہ میں خود
تمہیں جواب لکھواؤں گا۔

(۳) راقم نے اپنے رسالے کھلی چٹھی اور الاجابۃ الکافیہ مکمل
طور پر مولانا بخاری کو اشاعت سے قبل سنائے تھے۔
مولانا بخاری نے کبھی بھی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا تھا
البتہ اس عرصہ میں نواصب کے بعض خفیہ ایجنٹ مولانا بخاری
کے ہاں آنے لگ گئے اور انہوں نے بارہا میرے بارے میں



بعض جھوٹی اور من گھڑت شکایات مولانا بخاری کے ہاں کیں۔ خود
مولانا بخاری نے مجھے کئی بار بتایا کہ بعض لوگ تمہارے متعلق مجھ
سے بعض شکایات کرتے تھے مگر میں نے انہیں جواب دے دیا کہ
اس کے عقیدہ کی فکر نہ کرو اپنی خیر مناؤ۔

عنایت اللہ صاحب، بخاری نے ہمارے گاؤں کی ایک مسجد میں
تقریر کی تو بعض بہت زیادہ قابل اعتراض باتیں فرمائیں راقم
ناکارہ نے بذریعہ مکتوب عنایت اللہ شاہ صاحب سے ان باتوں
کی وضاحت چاہی اور اس مکتوب کا تذکرہ مولانا سید ولی اللہ شاہ
صاحب بخاری سے کیا انہوں نے میرے مکتوب اور عنایت اللہ
شاہ صاحب بخاری کی تقریر کا مفصل تذکرہ مولانا ولی شاہ بخاری
سے کیا تو مولانا بخاری اس بات پر کبیدہ خاطر ہوگئے اور مجھے طلب
فرما کر تمام تفصیلات مجھ سے سنیں اور فرمایا کہ بات تمہاری
صحیح ہے مگر پورے پاکستان میں ہمارے دھڑے کا ایک آدمی
ہے اور تم انہیں بھی خط لکھ کر بدظن کرنا چاہتے ہو بلسبات
پہ ہے اور مولانا بخاری کے تعلقات میں کچھ کمی واقع آگئی
میں نے احتجاجاً مولانا بخاری کے ہاں آنا جانا بند کر دیا۔ اس
موقع کو غنیمت جان کر نواصب کے بعض خفیہ ایجنٹوں نے
وہاں ڈیرا ڈال دیا اور بس پھر ہر وقت میری مخالفت اور مکروہ
پروپیگنڈہ۔ مولانا بخاری صاحب کے اس پروپیگنڈہ سے متاثر
ضرور ہوئے۔ مگر جب محسوس فرمایا کہ میں نے آنا جانا ترک
کر دیا ہے تو دو تین بار خود تشریف لائے اور فرمایا کہ بھی کیوں
خفا ہو گئے ہو۔ میں تمہیں منانے آیا ہوں۔ مولانا بخاری کی عالی
ظرفی دیکھ کر میں نے پہلے کی طرح آنا جانا پھر شروع کر دیا مگر

ایک دن ازراہ مذاق فرمایا کہ اب تم ملہم بن گئے ہو جب بس
اس لیے کبھی ملاقات کے لیے بھی نہیں آتے اور اب آنا شروع کیا ہے
تو کئی کئی روز بعد آتے ہو۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ حضرت پہلے تو اور
بات تھی اب تو آنجناب نے مجھ سے اظہار فرما دیا ہے اب ایسے
منہ دکھانے کے قابل ہوں فرمایا بس کرو وہ تو جو کچھ لکھا جا چکا ہے اب
واپس نہیں آتا تم اس ضمیمہ کا جواب شائع کرو میں اس کا جواب نہیں
دوں گا اور اب تو عملی طور پر بھی اظہار برأت نہیں رہا ہے تمہیں کیوں
گمان ہو رہا ہے تم تو ایک قابل اعتماد ساتھی تھے کیا کروں اب تو تمہیں بھی
کھو دیا ہے۔

۵۔ مولانا بخاریؒ نے اپنی کتاب مستشرقین اور ان کے آلہ کار عبدالقیوم
صاحب علویؒ کو کتابت کے لیے دی اور مجھے حکم دیا کہ اس کتاب کی
اشاعت تم نے کرنی ہے نیز مجھے یہ حکم دیا کہ سلمان رشدی کے بارے
میں ایک ضمیمہ لکھ کر کتاب کے ساتھ شامل اشاعت کروں وفات
سے پانچ یوم قبل میں حاضر ہوا تو تقریباً ۲ گھنٹے تک عبیداللہ سندھی
کے افکار و نظریات پر یہ حاصل گفتگو فرمائی جب میں واپس ہونے
لگا تو فرمایا کہ بھئی عبدالقیوم صاحب کو کہنا کہ کتابت میں ذرا جلدی
کریں اور تم جلدی ضمیمہ لکھ کر اس کے حوالے کرو میں نے عرض کی کہ میں
دو تین یوم میں لکھ کر خدمت میں پیش کروں گا فرمایا مجھے دکھانے
کی ضرورت نہیں بس خود ہی لکھ کر کتابت کے لیے عبدالقیوم صاحب
کے حوالے کر دینا میری آرزو ہے کہ میری زندگی میں یہ کتاب شائع ہو جائے
واپسی پر مجھے اپنا رسالہ تفسیر القرآن اپنے دستخط کر کے مرتبہ مجھے



عنایت فرمایا۔

یہ تھے وہ تلخ و شیریں حقائق جو قارئین کے سامنے عرض کرنا ضروری
تھے۔ اسی سبب زراسب کے وسوسوں کا جواب شافی اس عرضداشت
میں آ گیا ہے مولانا بخاری نے اپنا زیر نظر رسالہ بھی برادرم عبدالقیوم
صاحب علوی کو عنایت فرمایا تھا کہ اس کی تصحیح کر کے اسے شائع کیا
جائے۔ اگر مولانا بخاری مرحوم مغفور فی الواقع راقم السطور یا
برادرم عبدالقیوم صاحب سے اظہار برأت فرماتے تو ہمیں
اپنی مجلس میں آنے سے منع فرما دیتے نیز اپنی غیر مطبوعہ کتب
کے نسخے برائے کتابت و اشاعت ہمارے حوالہ نہ فرماتے۔

راقم السطور علی وجہ البصیرت کہتا ہے کہ زراسب کے ان خبیث
ایجنٹوں نے مولانا بخاری سے ہمارے خلاف رسمی اظہار برأت
لکھوا کر ہمارا کچھ نہیں بگاڑا کیونکہ ان منافقین نے اصل دشمن مولانا
بخاریؒ سے کی انہیں وقتی طور پر مخلص اور اچھے دوستوں سے محروم
کرنے کی سازش کی۔ جو بحمداللہ ناکام ہو گئی اور مولانا بخاری
مرحوم و مغفور کو اس کا مکمل احساس ہو گیا۔ جس کا اظہار انہوں
نے راقم السطور سے کئی بار کیا تھا۔ یہاں یہ وضاحت کر دینا بھی
ضروری سمجھتا ہوں کہ جب مولانا بخاری مرحوم و مغفور نے میری
تحریر کا مکمل طور پر نہیں پڑھیں تو بعض تحریروں سے یہ اندازہ
لگا لیا گیا کہ میری بعض تحریریں حضرت شاہ صاحبؒ کے خلاف ہیں
مجھے بتایا تھا کہ اس کے خلاف مزید کے نئے ایڈیشن کے ضمیمہ میں
ایک ضمیمہ میں آپ کے متعلق لکھا لیکن حضرت شاہ صاحب نے بڑے

نے کسی تحریر کی نشان دہی نہ فرمائی کہ فلاں تحریر میرے نظریہ کے
خلاف ہے بجز کسی مصنف کی بعض تحریروں سے [illegible]
یا فیصلہ صادر فرمایا۔ اچھی روایت نہیں ہے۔ خود اختلاف زیر بحث کتاب
کے بعض اقتباسات پر مولوی عبدالسلام وغیرہ نے مختلف دیوبندی
مدارس سے حضرت شاہ صاحب رح کے خلاف فتوی حاصل کئے ہیں
اور دارالعلوم دیوبند سے بھی حضرت شاہ صاحب کے خلاف قاضی
مظہر حسین صاحب کی پارٹی نے فتویٰ حاصل کیا ہے یہ فتوے واقعہ
کی عجیب روشن ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے بانی دارالعلوم دیوبند
مولانا محمد قاسم نانوتوی رح اور مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب
صاحب رح کے خلاف بھی فتوے شائع ہو چکے ہیں۔ بہرحال حضرت
شاہ صاحب مرحوم مغفور رح کے طرز تحریر سے۔ بات عیاں ہے
کہ ناصب کے بعض خبیث ایجنٹوں نے حضرت شاہ صاحب رح کو
میرے خلاف ورغلایا ہے اور مجھ سے بدظن کرنے کی مذموم ناکام
کوشش کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد ہی ہباءً منثورا
ہوگئی۔ اب قارئین سے گزارش ہے کہ وہ حضرت شاہ صاحب مرحوم
مغفور رح کی زیر نظر کتاب پڑھ کر راقم سطور کی کتابوں سے تقابلی
جائزہ کرکے خود فیصلہ فرمائیں حضرت شاہ صاحب مرحوم رح خود کس
درجہ ناصبیت کے خلاف تھے اور ان کا ذاتی نظریہ اس بارہ میں کیا
تھا۔

سید حسن بخاری



# مولانا بخاری کے متعلق ایک عجیب خواب

۹ اور ۱۰ ستمبر ۹۰ء کی درمیان رات خواب میں دیکھا کہ مولانا
سید لعل شاہ صاحب بخاری رح ہمارے گھر تشریف لائے ہشاش
بشاش تھے میں نے عرض کیا کیسے تشریف آوری ہوئی فرمایا ادھر
سے گزر ہو رہا تھا تو سوچا کہ چلو تم سے ملاقات کروں۔ میں نے
پوچھا کہ فرمائیں اللہ جل شانہ نے آنجناب سے کیا معاملہ فرمایا
ہے تو اپنے مخصوص لہجہ میں بولے کہ اللہ نے اپنا فضل و کرم
فرماتے ہوئے اپنے فضل سے شہداء کربلا رض کے گروہ میں مجھے
شامل کرایا ہے اور اس جماعت کے ساتھ لگا دیا ہے ہم لوگ ابھی
ہی اس علاقہ میں آ نکلے تھے اب واپس جا رہے ہیں سوچا کہ چلو
واپسی پہ تم سے ملاقات ہو جائے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور
ہم تو آپ کی یاد میں تعزیتی جلسہ کر رہے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے کہ
یہ سب تاریخی جلسہ ہو رہا ہے لیکن میں یہاں نہیں ہوں گا کیونکہ اب
ہم لوگ واپس (عرب) جا رہے ہیں۔